اور مردہ شہزادی
TARIQ

عمروعیار کا انتہائی حیرت انگیز اور انوکھا کارنامہ

# عمرو اور مُردہ شہزادی



ظہیر احمد

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان نے

ہال نما اس کمرے کو نہایت خوبصورتی سے
جایا گیا تھا۔ ہر طرف نہایت قیمتی اور نفیس
ازو سامان جگ مگ جگ مگ کر رہا تھا۔ دائیں
ف ایک سونے کا بنا ہوا انتہائی خوبصورت
ت پوش پڑا تھا اس کے سامنے قیمتی قالین
چھ نہایت خوبصورت پریاں رقص کرنے میں مصروف
ا۔ تخت پوش پر بیٹھا ہوا شخص دنیا کا سب سے
ک اور ظالم ترین جادوگر جمباٹا جادوگر تھا۔ اس
ر کے بارے میں مشہور تھا کہ اب تک
ں ہزار سے زائد انسانی بچوں کا خون پی چکا
ہے۔ اسے بے گناہ لوگوں کو مارنے کا جنون کی حد
ک شوق تھا۔ جب بھی اسے خون کی ہولی کا

ہولناک کھیل دیکھنا ہوتا تو یہ ایک میدان میں بہت سے انسانوں کو پکڑ کر جمع کرتا اور انہیں جادو کے زور سے ایک دوسرے سے لڑنے پر مجبور کر دیتا۔ لوگ ایک دوسرے کو مارتے نوچتے کھسوٹتے رہتے اور اس وقت تک لڑتے رہتے جب تک وہ ایک دوسرے کو ختم نہ کر لیتے باقی جو زندہ بچ جاتے جوباٹا جادوگر ان پر اپنے آدم خور کتے چھوڑ دیتا جو انسانی لاشوں کی ہڈیاں تک چبا ڈالتے ——

اس وقت جوباٹا جادوگر پریوں کا رقص دیکھنے میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ ایک طلسمی پُتلا کب اس کے سامنے آ موجود ہوا

"طلسمی پُتلا۔ جوباٹا جادوگر کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے ——" طلسمی پتلے نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں جوباٹا جادوگر کے سامنے رکوع کے بل جھکتے ہوتے کہا۔ اس کی آواز سن کر جوباٹا جادوگر چونکا اور طلسمی پتلے کو دیکھ کر حیران رہ گیا وہ اس طلسمی پتلے کو اچھی طرح سے جانتا تھا۔ یہ پتلا طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کا خاص پتلا تھا۔

"اوہ — تم — تم یہاں کس لئے آئے ہو۔ آقا افراسیاب

نے کوئی پیغام بھیجا ہے کیا ——" اس نے جلدی سے سیدھا ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ آقا نے مجھے آپ کو خبردار کرنے کے لئے بھیجا ہے کہ آپ کی زندگی سخت خطرے میں ہے "، طلسمی پتلے نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا کہا میری زندگی خطرے میں ہے ۔ کیا مطلب؟" جوباٹا جادوگر اس کی بات سُن کر بری طرح سے چونکا۔

"جادوگروں کا دشمن اور عیار انسان خواجہ عمرو عیار آپ کی راہ پر لگ گیا ہے۔ وہ آپ کو ختم کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا ہے اور آقا کا کہنا ہے کہ آپ اپنی حفاظت کا بندوبست کر لیں۔ عمرو عیار ایک مرتبہ جس کے پیچھے پڑ جائے اس کی موت یقینی ہو جاتی ہے۔ اس لئے آقا نے آپ کو مشورہ دیا ہے کہ آپ ایک دو ماہ کے لئے کسی ایسی پناہ گاہ میں چلے جائیں جہاں انسان تو کیا کوئی جانور بھی نہ جا سکے ——"، طلسمی پُتلا کہتا چلا گیا اور جوباٹا جادوگر حیرت سے آنکھیں پھاڑے طلسمی پُتلے کا منہ تکنے لگا۔

"عمرو عیار نامی شخص مجھے مارنے آ رہا ہے کیا مطلب۔ کون ہے یہ عمرو عیار —" جوباٹا جادوگر نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔
" وہ سردار امیر حمزہ کا خاص درباری ہے اور دنیا کا نہایت عیار اور چالاک ترین انسان ہے۔ وہ دوسروں کو دھوکہ دے کر نہایت آسانی سے بیوقوف بنا دیتا ہے — اور عیاری سے ایسے ایسے کام کر گزرتا ہے جس کی کسی کو خواب و خیال میں بھی توقع نہیں ہوتی، اس کے علاوہ وہ حُلیہ بدلنے میں بھی یکتا ہے۔ ایسے ایسے بھیس بدلتا ہے کہ اگر وہ اپنے ماں باپ کے سامنے بھی چلا جاتے تو وہ بھی اسے پہچاننے سے انکار کر دیں گے۔" طلسمی پُتلے نے عمرو کے متعلق تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔
" اوہ۔ اس کا مطلب ہے وہ کوئی بہت بڑا جادوگر ہے۔ مگر وہ مجھے کس لئے مارنے آ رہا ہے، میری اس سے کیا دشمنی ہے ——" جوباٹا جادوگر نے حیران ہوتے ہوتے کہا۔
"نہیں جوباٹا جادوگر وہ کوئی جادوگر نہیں ہے، وہ تو جادو کی ابجد سے بھی واقف نہیں لیکن اس

کے باوجود وہ سینکڑوں جادوگروں پر بھاری ہے دیکھنے میں وہ سوکھا سڑا ہڈیوں کا ڈھانچا ہے لیکن درحقیقت وہ شیطان کا بھی باپ ہے ــــ " طلسمی پتلے نے کہا۔

" اوہ۔ تم ایک عام آدمی کی بات کر رہے ہو جو جادو کی ابجد سے بھی واقف نہیں۔ وہ مجھے مارنے آ رہا ہے اس کا مطلب ہے ضرور تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ بھلا دنیا کے سب سے خطرناک جوباٹا جادوگر جس کے نام سے دنیا کے بڑے بڑے جادوگر بھی کانپتے ہیں۔ اُسے ایک عام آدمی ہلاک کرے گا ہونہہ ــــ "

" یہ پیغام آقا افراسیاب نے دیا تھا جو میں نے آپ تک پہنچا دیا۔ اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ میں تو جا رہا ہوں ــــ " طلسمی پُتلے نے کہا اور وہاں سے فوراً غائب ہو گیا۔

" ہونہہ۔ آقا افراسیاب کا بھی دماغ چل گیا ہے، جو مجھے ایک عام آدمی سے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مجھے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہلاک کر سکتی پھر بھلا وہ مسخرہ ــــ کیا نام تھا اس کا ــــ

ہاں عمرو ___ عمرو عیار، وہ میرا کیا بگاڑ لے گا۔ مگر سوچنے کی بات ہے یہ عمرو عیار ہے کون ___ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے پہلے بھی اس کا نام کہیں سُنا ہو ___" جوباٹا جادوگر نے بڑبڑاتے ہوتے کہا۔ پھر اچانک وہ بُری طرح سے چونک اٹھا۔

"ارے ___ کہیں یہ وہ عمرو عیار تو نہیں۔ جس کا ذکر ایک مرتبہ جادو دیوتا نہشال نے بھی کیا تھا ___" اوہ غالباً یہ وہی عمرو عیار ہے ___ جادو دیوتا نہشال نے کہا تھا کہ اگر کبھی تمہاری موت ہوئی تو تمہیں خطرہ صرف عمرو عیار نامی ایک شخص سے ہو گا ورنہ تمہیں کوئی دوسرا ہاتھ بھی نہ لگا سکے گا ___" اوہ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہی عمرو عیار ہے، اور اس کا مطلب ہے اب مجھے جادو دیوتا سے مشورہ لینا ہو گا۔ ہاں یہ بہتر رہے گا ___" جوباٹا جادوگر نے سوچتے ہوئے کہا پھر اس نے جلدی سے تالی بجائی تو ناچتی ہوئی پریاں فوراً غائب ہو گئیں تب جوباٹا جادوگر تخت پوش سے نیچے اُترا اور اُس نے اچانک اچھل اچھل کر ناچنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ اونچی آواز میں کوئی منتر بھی پڑھتا جا رہا تھا۔ وہ عجیب وغریب

حرکتیں کر رہا تھا کبھی وہ ناچتے ناچتے زمین پر لیٹ جاتا۔ کبھی وہ مرغا بن جاتا، کبھی سر کے بل کھڑا ہو جاتا اور کبھی زمین پر لیٹ کر اس بُری طرح سے تڑپنے لگتا جیسے اسے کسی کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔ اس طرح وہ کافی دیر تک الٹی سیدھی حرکتیں کرتا رہا۔ پھر وہ اچانک سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ہوا میں ہاتھ لہرایا تو اس کے ہاتھ میں ایک چمکتا ہوا خنجر آ گیا۔ اس نے خنجر کی نوک سے اپنی ایک انگلی پر چرکہ لگایا اور زخم سے خون زمین پر ٹپکانے لگا۔ دس قطرے ٹپکانے کے بعد اس نے زمین پر پھونک ماری تو خون میں اچانک ہلچل پیدا ہوئی اور خون کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیل گیا۔ پھر یہ دھواں تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور چند ہی لمحوں بعد اس دھوئیں نے ایک نہایت خوبصورت بچے کا روپ دھار لیا۔ بچہ زیادہ سے زیادہ دو برس کا معلوم ہو رہا تھا۔

"کیا بات ہے جوباٹا جادوگر تم نے اس وقت مجھے کیوں بُلایا ہے ___ ؟" بچے نے بھاری بھر کم مردانہ لہجے مگر کرخت انداز میں کہا۔

"اوہ جادو بچے ___ میں تم سے عمرو عیار نامی ایک شخص کے بارے میں کچھ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کون ہے ___ ابھی کچھ دیر قبل شہنشاہ افراسیاب نے مجھے پیغام بھیجا تھا کہ عمرو عیار مجھے ختم کرنے کے لئے میری طرف آ رہا ہے کیا یہ سچ ہے ___ ؟" جواباً جادوگر نے اسے دیکھ کر جلدی سے مگر قدرے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔ اس کی بات سُن کر جادو بچے نے آنکھیں بند کیں اور فوراً کھول دیں۔

"ہاں افراسیاب، کا پیغام درست ہے۔ خواجہ عمرو عیار واقعی تمہیں ختم کرنے کے لئے اس طرف آ رہا ہے۔ اس سے بچ کر رہو ورنہ تمہارا انجام بہت بھیانک ہو گا ___" جادو بچے نے نہایت کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ ___ مگر کیوں، وہ مجھے کیوں مارنا چاہتا ہے میں نے اس کا کیا بگاڑا ہے اور طلسمی پُتلا مجھے بتلا رہا تھا کہ وہ کوئی عام سا انسان ہے اسے جادو بالکل نہیں آتا پھر بھلا وہ مجھے کس طرح سے ہلاک کرے گا ___" جواباً جادوگر نے قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

"جس طرح ایک معمولی سی چیونٹی ہاتھی جیسے گرانڈیل جانور کو زیر کر سکتی ہے اسی طرح عمرو بھی ایک معمولی مگر انتہائی خطرناک ترین انسان ہے۔ وہ اب تک ہزاروں جادوگروں کو زیر کر چکا ہے، افراسیاب نے جو مشورہ دیا ہے، میں بھی تمہیں وہی مشورہ دوں گا۔ تم کچھ عرصہ کے لئے یہاں سے دور چلے جاؤ، جہاں عمرو کا سایہ بھی نہ پہنچ سکے —" جادو نچے نے سنجیدگی سے کہا۔

"کمال ہے آپ بھی اس عام انسان کے تعریف کے پل باندھ رہے ہیں۔ آخر وہ ہے کیا بلا۔ کیا مجھے آپ اس کی اصلی شکل وصورت دکھا سکتے ہیں —؟"

"ہاں۔ یہ دیکھو —" جادو نچے نے کہا اور دوسرے ہی لمحے وہاں جادو نچے کی جگہ عمروعیار کھڑا پلکیں جھپکا رہا تھا۔

"اوہ — تو یہ ہے عمروعیار، ہونہہ یہ تو سوکھا سڑا ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے۔ یہ بھلا مجھے کیا مارے گا اسے تو میں چٹکیوں میں مسل کر رکھ دوں گا —" جوباٹا نے عمرو کو دیکھ کر برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خوش فہمی ہے تمہاری جوباٹا جادوگر۔ تم ابھی عمرو کو صحیح طور پر نہیں جانتے ورنہ ایسی بات ہرگز نہ کرتے بہرحال محتاط رہو۔ اپنے محل کے گرد سخت سے سخت حفاظتی انتظامات کر لو یا پھر یہاں سے کہیں دور چلے جاؤ۔ یہ جو میرے کندھے پر لٹکا ہوا تھیلا دیکھ رہے ہو یہ سلیمانی زنبیل ہے اس زنبیل میں دنیا کا سب سے بڑا خزانہ موجود ہے اس کے علاوہ اس میں ایسی ایسی حیرت انگیز چیزیں موجود ہیں جو عمرو عیار کی عیاری میں بے پناہ مدد دیتی ہیں۔ جب تک عمرو کے پاس یہ زنبیل ہے تب تک دنیا کا کوئی جادوگر اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ——" عمرو نے جادو بچے کی آواز میں کہا۔

"ہونہہ —— ٹھیک ہے میں آپ کے مشورے پر غور کروں گا" جوباٹا جادوگر نے کہا اور منتر پڑھ کر عمرو پر پھونک ماری تو عمرو کا جسم سکڑ کر بچے میں تبدیل ہوا، بچے سے وہ دھواں بنا اور پھر وہ دھواں بھی ہوا میں تحلیل ہو گیا۔

"لگتا ہے —— آج یہاں سب کا دماغ خراب ہو گیا ہے —— جو مجھے ایک بڈھے کھوسٹ سے ڈرانے

کی کوشش کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اگر یہ واقعی دنیا کا سب سے زیادہ عیار اور خطرناک انسان ہے تو میں بھی اس سے زیادہ خطرناک انسان ہوں میں اپنے ہاتھوں اس کی گردن کاٹ کر شہنشاہ افراسیاب اور جادو دیوتا کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر اُن سے پوچھوں گا کہ یہ ہے وہ عمرو عیار جس کے متعلق آپ خواہ مخواہ زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے ـــ" وہ خود سے بڑبڑایا۔ پھر اس نے زور سے سات بار تالی بجائی۔ فوراً ہی ایک نہایت خوبصورت پری نمودار ہوئی۔

"کنیز حاضر ہے آقا۔ حکم فرمایئے ـــ؟" اُس نے نہایت مودبانہ انداز میں جھکتے ہوئے کہا۔

"جاؤ۔ کالی غار سے مردہ شہزادی کو جگا کر لاؤ، اور اُسے ہمارا پیغام دو کہ وہ فوراً ہمارے پاس پہنچے ـــ" جوباٹا جادوگر نے اسے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ مُردہ شہزادی کا نام سُن کر کنیز کا رنگ اُڑ گیا۔

"جی ـــ مردہ شہزادی ـ وہ ـ وہ ـــ" وہ بُری طرح سے ہکلائی۔

"ہاں۔ مردہ شہزادی، جاؤ جلدی کرو ــــ" جوباٹا جادوگر نے کرخت لہجے میں کہا اور خوبصورت کنیز گھبرائے ہوتے انداز میں فوراً وہاں سے غائب ہو گئی اور جوباٹا جادوگر نہایت بے چینی کے عالم میں مردہ شہزادی کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔

خواجہ عمرو عیار نے ایک طویل انگڑائی لی اور مسہری سے اٹھ کھڑا ہوا، ٹھیک اسی لمحے دروازہ کسی نے زور سے دھڑ دھڑایا۔

"ہونہہ کون آ گیا صبح صبح ——" وہ منہ بنا کر بڑبڑایا۔ اور پھر ڈھیلے قدموں دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ دروازہ کھولا تو ایک انتہائی ضعیف آدمی، جس کے جسم پر بے پناہ زخم تھے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ اس کا سارا بدن لہولہان ہو رہا تھا اور وہ دروازے سے ٹیک لگائے گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔

"کون ہیں بابا آپ — اور یہ زخم —" عمرو زخمی بوڑھے کو دیکھ کر جلدی سے بولا اور بڑھ کر اُسے

تھام لیا۔

"بیٹا ـــ مجھے اندر لے چلو۔ میں تم سے کچھ ضروری بات کرنا چاہتا ہوں اس سے قبل کہ میرا دم نکل جائے تم میری بات سُن لو ـــ" بوڑھے کے حلق سے بمشکل نکلا۔ عمرو اسے جلدی سے سنبھالتا ہوا اندر لے آیا۔ اور اپنے کمرے میں لا کر اُسے مسہری پر لٹا دیا۔

"بیٹا ـــ میری بیٹی کو وہ ـــ وہ اُٹھا کر لے گیا ہے وہ بے حد ظالم اور سفاک جادوگر ہے ـــ وہ میری بیٹی کو مار ڈالے گا۔ اُسے بچا لو۔ اُسے بچا لو بیٹا ـــ" بوڑھے نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کون اٹھا کر لے گیا ہے ۔ کس کی بات کر رہے ہیں آپ ـــ" عمرو نے جلدی سے پوچھا۔

"مردہ شہزادی کا غلام توباش ـــ" بوڑھے نے جلدی سے کہا۔

"مردہ شہزادی، کیا مطلب ۔ یہ مردہ شہزادی اور اس کا غلام توباش کون ہیں ـــ؟" عمرو نے حیرت سے بوڑھے کے بتائے ہوئے نام دُہراتے ہوئے کہا۔

"مردہ شہزادی۔ دنیا کے سب سے خطرناک اور ظالم جادوگر جو باٹا کی چھوٹی بہن ہے، وہ بظاہر مر چکی ہے مگر چونکہ وہ اپنے وقت کی ایک بہت بڑی جادوگرنی تھی اور اس کے پاس بے تحاشہ جادو تھے اس لئے اس کی روح نے جادو کی طاقت سے اپنے مردہ جسم کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ اپنے مردہ جسم کو زندہ رکھنے کے لئے وہ نہ صرف خوبصورت لڑکیوں کا گوشت کھاتی ہے بلکہ وہ اُن کا خون بھی بے حد رغبت سے پیتی ہے۔ مردہ شہزادی کا غلام توباش جو پروں والا سیاہ وحشی ہے، خوبصورت لڑکیوں اور نوجوانوں کو زبردستی اٹھا کر لے جاتا ہے اور مردہ شہزادی کے آگے ڈال دیتا ہے ___ جنہیں وہ فوراً مار کر ہڑپ کر جاتی ہے، بیٹا میں ایک نجومی ہوں، یہ باتیں میں نے اپنے علمِ نجوم سے معلوم کی تھیں، چونکہ ملک توناش پر ان کے مظالم بہت بڑھ گئے تھے اس لئے میں اپنی بیٹی مہ لقا کو لے کر وہاں سے چلا آیا۔ میں نے ابھی تمہارے ملک کی سرحد پر قدم رکھا ہی تھا کہ مردہ شہزادی کا غلام توباش اڑتا ہوا وہاں آ پہنچا اس نے جادو کے زور سے مجھے شدید زخمی کیا اور میری بیٹی مہ لقا کو زبردستی

اٹھا کر لے گیا۔ میں بڑی مشکلوں سے گرتا پڑتا تمہارے
پاس پہنچا ہوں، خدا کے لئے اُن ظالموں سے میری بچی
کو بچاؤ۔ وہ میری بچی کو بھی مار کر اس کا خون پی
جائیں گے ــــــ" بوڑھے نے لرزتے ہوتے لہجے میں
ساری تفصیل بتلائی اور ہچکیاں لے لے کر رونے لگا۔
بوڑھے کی یہ حالت دیکھ کر عمرو کا دل پسیج گیا۔
"اوہ ـ آپ فکر مند مت ہوں بابا ــــ میں آپ کی
مدد ضرور کروں گا۔ میں نے بھی جوباٹا جادوگر کے
متعلق سنا ہے۔ اس کے مظالم واقعی بہت بڑھ چکے
ہیں۔ مجھے اب اس کا کوئی سدِباب کرنا ہو گا۔
آپ ذرا صبر کیجیے میں ابھی حکیم صاحب کو بلا کر
لاتا ہوں۔ تاکہ وہ جلد سے جلد آپ کے زخموں
کا علاج کرے ــــ" عمرو نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔
بوڑھے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور عمرو نے جلدی
سے اپنے ملازم کو بھیج کر ایک حکیم کو بلوایا اور
حکیم بوڑھے نجومی کی مرہم پٹی کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد
حکیم بوڑھے نجومی کی مرہم پٹی کر کے چلا گیا تو عمرو
پھر اس کے قریب بیٹھ گیا۔
"ہاں بابا جی۔ اگر آپ میں ہمت ہے تو کیا مجھے

بتلا سکتے ہیں کہ یہ جوباٹا جادوگر اور مردہ شہزادی کہاں رہتے ہیں ۔۔۔" عمرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ مگر چند لمحے انتظار کرو میں تمہیں ان کے متعلق پوری تفصیل بتلاتا ہوں ۔۔۔" بوڑھے نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور نجوم کا حساب لگانے لگا۔ کافی دیر حساب لگانے کے بعد اُس نے عمرو کی جانب دیکھا۔ بوڑھے نجومی کی آنکھوں میں بے پناہ تشویش تھی۔

"کیا بات ہے بابا۔ آپ پریشان دکھائی دے رہے ہیں خیریت تو ہے ۔۔۔" عمرو نے انہیں پریشان دیکھ کر جلدی سے کہا۔

"بیٹا۔ کیا تمہارا نام واقعی عمرو عیار ہے ۔۔۔؟" بوڑھے نے کھوئے کھوئے لہجے میں عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں، میرا ہی نام عمرو عیار ہے ۔۔۔ کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہے ۔۔۔" عمرو نے اُس کے منہ سے اپنا نام سُن کر چونکتے ہوتے کہا۔

"ہاں بیٹا ۔۔۔ میں تمہیں ہر طرف سے مصیبت میں گھرتا ہوا دیکھ رہا ہوں، ہر طرف موت، خون کی بارش اور ہر طرف بکھرے ہوئے انسانی اعضا ۔۔۔، عمرو تمہاری زندگی کا سب سے خوفناک مرحلہ شروع

ہونے والا ہے۔ اس ہولناک جنگ میں اگر تم جوباٹا جادوگر اور مردہ شہزادی کی راہ پر نہ بھی نکلو تب بھی وہ تم سے ٹکرانے والے ہیں۔ مردہ شہزادی نے تمہاری طرف پہلا قدم اٹھا بھی لیا ہے۔ اس کے غلام توباش نے تمہاری بیوی چاند تارا کی بہن شہزادی لبنیٰ کو اغوا کر لیا ہے۔" بوڑھے نے جلدی جلدی تفصیل بتلاتے ہوئے کہا اور عمرو بری طرح سے اُچھل پڑا۔

"کیا کہا۔ شہزادی لبنیٰ کو مردہ شہزادی نے اغوا کروا لیا ہے ___ وہ تو بہت معصوم اور رحم دِل لڑکی ہے۔ یہ تو بہت بُرا ہوا ___ بہت ہی بُرا۔ شاہ یمن اور ملکہ یمن کی سب سے چہیتی بیٹی تھی وہ ___" عمرو عیار نے بیحد پریشان اور افسردہ لہجے میں کہا۔

" ہاں عمرو تم درست کہہ رہے ہو، شاہ یمن اور ملکہ یمن شہزادی لبنیٰ کی گمشدگی سے بے حد نڈھال ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر ملکہ عالیہ پر تو بار بار بے ہوشی کے دورے پڑ رہے ہیں ___" نجومی بابا نے جلدی سے کہا۔

" اوہ ___ اس کا مطلب ہے مجھے جلد سے جلد ملک یمن کی طرف جانا چاہیئے ___" عمرو نے فوراً کہا۔

"نہیں عمرو یہ تمہارے حق میں بہتر نہیں ہو گا اس سے قبل کہ وہ شہزادی لبنیٰ اور میری بیٹی مہ لقا کو کوئی نقصان پہنچائیں۔ تم فوراً مردہ شہزادی اور جوباٹا جادوگر کی سرکوبی کے لئے روانہ ہو جاؤ ـــــ" نجومی بابا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ــــ یہ بہتر رہے گا۔ لیکن بابا میں جانتا نہیں کہ وہ خبیث رہتے کہاں ہیں ــــ؟" عمرو نے پریشان لہجے میں کہا۔ شہزادی لبنیٰ کی گمشدگی کا سُن کر سچ مچ اُسے بھی شدید دھچکا لگا تھا کیونکہ وہ شہزادی لبنیٰ کو بہت چاہتا تھا۔ اس نے شہزادی لبنیٰ کو اپنی بہن بنایا ہوا تھا اور شہزادی لبنیٰ بھی اسے دل سے بھائی سمجھتی تھی اس لئے اس کی گمشدگی کا سن کر عمرو کا پریشان ہونا یقینی بات تھی۔

"میں نے اپنے علم سے ان کا ٹھکانا معلوم کرنے کی بہت کوشش کی ہے، لیکن نجانے کیا بات ہے کہ میرا علم کام ہی نہیں کر رہا، جونہی میں اس کے بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہوں میرے ذہن میں دھند سی چھا جاتی ہے اور مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا۔ البتہ میں نے اپنے علم سے اس قدر معلوم کرلیا ہے کہ

اگر تم مشرق کی جانب سات یوم تک چاہ گُم کے قریب پہنچ جاؤ تو وہاں سے تمہیں مردہ شہزادی کے بارے میں سراغ مل سکے گا۔ چاہ گم ایک سیاہ رنگ کا خوفناک کنواں ہے، جو سُرخ پہاڑیوں کے دامن میں کسی جگہ واقع ہے، اس کنویں میں ایک دُھواں جن رہتا ہے جسے ایک بہت بڑے جادوگر نے زبردستی اس کنویں میں بند کر رکھا ہے، اگر تم کسی طرح اس کنویں سے دھواں جن کو آزاد کرا دو تو وہ تمہاری بے حد مدد کرے گا اور ہو سکتا ہے تمہیں جوباٹا جادوگر اور مُردہ شہزادی تک پہنچا بھی دے ـــــ" نجومی بابا نے دوبارہ حساب لگانے کے بعد بتایا۔

"اوہ ٹھیک ہے ـــ اپنی بہن کو بچانے کے لئے میں چاہ گم کو تلاش کر کے ہر صورت میں دھواں جن کو آزاد کراؤں گا ـــ" عمرو نے جوش بھرے لہجے میں کہا اور بوڑھا عمرو کا جوش اور جذبہ دیکھ کر سر ہلانے لگا۔ اسی وقت اس کے ملازم نے اسے اطلاع دی کہ ملک یمن کے بادشاہ کے کچھ سپاہی اس کے لئے کوئی پیغام لائے ہیں۔ عمرو سمجھ گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ بوڑھے نجومی نے اس سے جھوٹ نہیں کہا۔ واقعی شہزادی بینی

کو مردہ شہزادی نے اغوا کر لیا ہے۔ جلد ہی اس بات کی بادشاہ کے ایلچی نے تصدیق کر دی۔ اب تو عمرو کی پریشانی کی انتہا نہ رہی۔ اُس نے بوڑھے نجومی کو اپنے گھر میں ہی رہنے کو کہا اور ملازموں کو اس کی دیکھ بھال کا کہہ کر باہر آگیا۔ وہ اپنی بہن کی تلاش کے لئے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اس نے اصطبل سے اپنا مخصوص گھوڑا نکالا اور اس پر سوار ہو کر مشرق کی جانب روانہ ہو گیا۔

عمرو منزلوں پر منزلیں مارتا ہوا آخرکار ساتویں روز سُرخ پہاڑیوں کے دامن میں پہنچ گیا۔ یوں تو یہ عام سے پہاڑ تھے لیکن چونکہ ان پہاڑوں کے گرد ہر وقت گھرے گھرے بادل چھاتے رہتے تھے اس لئے سُورج کی روشنی ان پر سیدھی نہیں پڑتی تھی جس کی وجہ سے ان پہاڑوں کا رنگ گہرا سُرخی مائل ہو گیا تھا۔ عمرو گھوڑے پر سوار ہر طرف چکراتا پھر رہا تھا۔ مگر کوشش کے باوجود اُسے چاہ گم نہ مل رہا تھا۔ وہ کافی دیر تک کنوئیں کو تلاش کرتا رہا۔ مگر جب اسے کنواں کہیں دکھائی نہ دیا تو وہ تھک ہار کر گھوڑے سے اتر آیا۔ گھوڑے کو تو اس نے کھلا چھوڑ دیا اور خود ایک چٹان کے قریب کمر سیدھی کرنے کے لئے لیٹ گیا۔ چونکہ وہ بے حد تھکا ہوا تھا اور

ویسے بھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، اس لئے عمرو کو لیٹتے ہی اونگھ آ گئی اور چند ہی لمحوں بعد وہ سو گیا۔ خواب میں اس نے دیکھا کہ وہ کنویں کی تلاش میں اونچی نیچی پہاڑیاں پھلانگ رہا ہے کہ اچانک اس کا پاؤں رپٹ گیا اور گرتے گرتے ایک نیلے رنگ کے پتھر پر اس کا پاؤں پڑ گیا۔ نیلا پتھر ایک زوردار آواز کے ساتھ پہاڑی کے اندر غائب ہو گیا اور عمرو گہرے تاریک کنویں میں گرتا چلا گیا۔ عمرو کے منہ سے زوردار چیخ نکلی اور اس کی آنکھ کھل گئی۔ وہ جلدی سے اٹھ بیٹھا اور حیرت سے خواب کے متعلق سوچنے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ اٹھا اور ان پہاڑیوں کو تلاش کرنے لگا جنہیں اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ جلد ہی اُسے وہ پہاڑیاں نظر آ گئیں۔ ان پہاڑیوں پر پہنچ کر اُسے وہ نیلا پتھر تلاش کرنے میں کوئی دقت نہ ہوئی۔ مگر اب مسئلہ نیلے پتھر کو ہٹانے کا تھا۔ خواب میں تو وہ خود اس پر گر پڑا تھا مگر اب وہ ایسا نہ کر سکتا تھا کیونکہ ایسا کرنے سے پتھر کے ہٹتے میں وہ کنویں میں جا گرتا۔ اس نے اِدھر اُدھر نظریں دوڑائیں تو اسے پہاڑی کے اوپر ایک بڑا سا پتھر پڑا نظر آیا تو اچانک اُس

کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی۔ وہ تیزی سے پہاڑی پر چڑھنے لگا۔ جلد ہی وہ اس پتھر کے قریب پہنچ گیا۔

پتھر اس طرح لٹکا ہوا تھا کہ اگر اسے ذرا سا دھکا دیا جاتا تو وہ سیدھا اس نیلے پتھر پر جا گرتا جس کے نیچے تاریک کنواں تھا۔ عمرو نے پتھر کے پیچھے جا کر اُسے ہلکا سا دھکا دیا تو پتھر لڑھکتا ہوا سیدھا نیلے پتھر پر گرا اور ایک زوردار آواز کے ساتھ نیلا پتھر تو پہاڑی کے اندر غائب ہو گیا۔ مگر عمرو کا لڑھکایا ہوا پتھر کنوئیں میں گرتا چلا گیا۔

جونہی کنوئیں پر سے چٹان ہٹی کنوئیں میں سے اچانک سبز رنگ کا گاڑھا دھواں نکل کر فضا میں جمع ہو کر ایک بہت بڑے ہیبت ناک جن کی شکل اختیار کرنے لگا۔ چند ہی لمحوں بعد فضا میں ایک بہت بڑا خوفناک شکل والا جن زور زور سے قہقہے لگا رہا تھا۔ اُس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ بڑھا کر عمرو کو پکڑ لیا۔ عمرو کے مُنہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ جن نے عمرو کو کسی کھلونے کی مانند اٹھایا ہوا تھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ تو تم ہو وہ آدم زاد جس نے مجھے

اس کنویں سے آزاد کرایا ہے ___" جن نے زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں نے تمہیں آزاد کیا ہے"۔ عمرو نے دل میں خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اُس کا خیال تھا کہ جن خوش ہو جائے گا اور اس کا حکم ماننے لگے گا۔

"تم نے آزاد کیا ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ تو پھر اس غلطی کا خمیازہ بھگتو۔ میں تمہیں کھانے لگا ہوں ___" جن نے کہا۔

"ارے۔ ارے مگر کیوں، میں تو تمہارا محسن ہوں، میں نے تمہیں اس کنویں سے نکالا ہے۔ نہ جانے تم کب سے اس میں قید تھے، آزاد کرانے کی خوشی میں تو مجھے انعام ملنا چاہیئے تھا اُلٹا تم مجھے کھا رہے ہو، یہ کہاں کا انصاف ہے ___" عمرو نے جلدی سے کہا۔

"محسن ہو اسی لئے تو کھا رہا ہوں۔ میں اس کنویں میں دو ہزار برس سے قید تھا۔ یہاں ہزاروں لوگ آتے تھے۔ میں جادو سے انہیں سُلا کر ان کی نیند میں اس کنویں کا راستہ کھولنے کا خواب دکھاتا تھا مگر آج تک کسی نے اتنی ہمت نہیں کی۔ تب میں نے پانچ سو سال بعد فیصلہ کیا کہ اب مجھے جو اس کنویں

سے آزاد کرائے گا میں اسے اس ساری دنیا کا خزانہ دے دوں گا۔ مگر اگلے پانچ سو سالوں تک کسی نے مجھے یہاں سے نہ نکالا، تب میں نے دل میں ارادہ کیا کہ اگلے پانچ سو تک کوئی مجھے آزاد کرائے گا تو میں اسے خزانہ تو دوں گا ہی اسے دس بڑے بڑے ملکوں کا بادشاہ بنا دوں گا۔ مگر پھر بھی کوئی نہ آیا۔ تب میں نے اگلے پانچ سو سالوں کے لئے فیصلہ کیا کہ اگر مجھے کسی نے اس کنوئیں سے نکالا تو میں اپنے دس ہزار جنوں کی فوج کے ساتھ اس کا غلام بن جاؤں گا مگر پھر بھی کوئی نہ آیا تو آج دو ہزار برس بعد میں نے غصے سے فیصلہ کیا کہ اب اگر کوئی مجھے اس کنوئیں سے آزاد کرائے گا تو میں اسے کچا چبا جاؤں گا اور آج ہی تم نے مجھے اس کنوئیں سے آزاد کروا دیا ہے، اب میں تمہیں کیسے نہ کھاؤں۔ ہاں تم میرے محسن ہو اس لئے صرف اتنا بتا دو کہ پہلے تمہیں تمہارے سر کی طرف سے کھانا شروع کروں یا ٹانگوں کی طرف سے یا کہو تو سالم نگل جاؤں ——" دھواں جن نے عمرو سے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ عمرو سے اس کی خیریت دریافت کر رہا

ہو۔

"ارے باپ رے —" عمرو جن کی بات سُن کر بوکھلا گیا پھر جلدی سے عیاری سے کہنے لگا — "ٹھیک ہے اچھے جن اگر میری قسمت میں کسی ملک کا بادشاہ بننا یا پوری دنیا کا خزانہ ملنا نہیں لکھا تھا اور مجھے تمہارے ہی ہاتھوں مرنا ہے تو پھر کسی سے گلہ کیا کرنا۔ تم مجھے ضرور کھا جانا۔ مگر تم دو ہزار برسوں سے بھوکے پیاسے کنوئیں میں بند ہو۔ تم نے آج تک کسی انسان کو نہیں کھایا۔ آج کے زمانے میں ہم انسانوں کا خون بے حد کڑوا اور پتلا ہو گیا ہے، ہم اس قدر زہریلے ہو گئے ہیں کہ ہمیں جو کھائے گا وہ مرغِ بسمل کی طرح پھڑک کر وہیں مر جائے گا۔ میں نہیں چاہتا کہ تم اتنے برسوں بعد آزاد ہوئے ہو اور مجھے کھا کر ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے آزاد ہو جاؤ۔ اس لئے مجھے تھوڑا سا موقع دو۔ میں ایک دوا کھا لوں۔ اس دوا کے کھاتے ہی میرا سارا زہر زائل ہو جائے گا۔ تب تم اطمینان سے کھا لینا تمہیں کچھ بھی نہیں ہو گا"

"اوہ — ایسی بات ہے تو جلدی کرو۔ کھا لو وہ

دوا ___" جن نے فوراً اس کی عیاری میں آتے ہوئے کہا.
چونکہ وہ عمرو عیار سے بالکل ہی واقف نہ تھا اس لئے بھلا
وہ اس کی عیاری کیونکر سمجھ سکتا تھا.
" اوہ بہت بہت شکریہ تم واقعی بہت احمق ___
اور ___ تم میرا مطلب ہے بہت اچھے جن ہو، ذرا ایک
لمحے کے لئے مجھے نیچے چھوڑ دو تاکہ میں آرام سے وہ
دوا کھا لوں ___" عمرو نے کہا اور جن نے عمرو کو جلدی
سے زمین پر چھوڑ دیا.
عمرو نے جلدی جلدی دو تین انگڑائیاں لیں اور
زنبیل سے نیلے رنگ کی ایک لمبے منہ والی بوتل نکال
لی. اس نے بوتل کو منہ سے اس طرح لگا لیا جیسے
اس میں موجود دوا واقعی پی رہا ہو، پھر اس نے بوتل
منہ سے ہٹا کر جن کی طرف بڑھاتے ہوتے کہا.
" لو تم بھی اس دوا کے دو تین گھونٹ بھر لو.
تمہارے منہ کا ذائقہ بھی تبدیل ہو جائے گا. اور جب
تم مجھے کھاؤ گے تو تمہیں میرا گوشت بیحد لذیذ محسوس
ہو گا"
" ہونہہ. ٹھیک ہے ___" دھواں جن نے جلدی سے
عمرو کے ہاتھ سے بوتل لے لی اور اس میں موجود

غٹاغٹ پی گیا۔ اس وقت اُسے ایک زوردار جھٹکا لگا۔
"ارے — یہ کیا — اوہ — میرا جسم — مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے اندر سے کوئی آری کے ذریعے میری رگیں کاٹ رہا ہو — اور احمق انسان یہ تم نے مجھے کیا پلا دیا —" جن نے بوتل پھینک کر بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے، اور وہ سینہ پکڑے اچانک یوں لڑکھڑانے لگا جیسے اس نے بہت سی شراب پی لی ہو، اس نے اِدھر اُدھر دیکھا مگر اُسے عمرو کہیں دکھائی نہ دیا۔ عمرو اسے کس طرح دکھائی دیتا وہ تو فوراً سلیمانی چادر اوڑھ کر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔
"اوہ — اوہ — کہاں ہو تم دھوکے باز انسان تم مجھے دکھائی کیوں نہیں دے رہے — یہ — یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ اوہ — ہائے۔ ہائے۔" جن نے بُری طرح سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"تمہارے پیٹ میں سوم سام کے چوہے دوڑ رہے ہیں احمق جن۔ تم عمرو عیار کو کھانے لگے تھے، ہونہہ تم عمرو عیار کو نہیں جانتے، میں نے ایک دوا کے

ذریعے تمہارے پیٹ میں گوشت خور چوہے چھوڑ دیئے ہیں جو چند ہی لمحوں میں تمہارے پیٹ کی تمام آنتیں اپنے تیز دانتوں سے کاٹ دیں گے اور تم یہیں تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے تب تمہیں احساس ہو گا کہ اپنے محسن سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔" عمرو نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــ نہیں۔ نہیں مجھے بچاؤ، آہ ـــ اوہ ـ چوہے ـــ میری آنتوں کو کھا رہے ہیں۔ نکالو انہیں نکالو جلدی کرو یہ مجھے مار ڈالیں گے۔ اوہ ـ اف ـ جلدی کرو آدم زاد میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ ان چوہوں کو نکال لو میرے پیٹ سے ـــ" دھواں جن نے پیٹ پکڑ کر بُری طرح سے اچھلنا شروع کر دیا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بگڑتا جا رہا تھا۔

"ہرگز نہیں۔ میں نہیں نکالوں گا ان چوہوں کو تمہارے پیٹ سے ـــ تم مرتے ہو تو مرو۔ اگر تمہیں میں نے بچا لیا تو تم مجھے فوراً کھا جاؤ گے۔ میرا دماغ خراب ہے جو میں اپنی موت کو آواز دوں ـــ" عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ کچھ بھی نہیں۔

میں اپنی قسم واپس لیتا ہوں۔ تم کہاں ہو جلدی سے میرے سامنے آؤ اور مجھے اس عذاب سے نجات دلاؤ ــــ چوہے میرے پیٹ کو چیر رہے ہیں ــــ" دھواں جن نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں ان چوہوں کے عذاب سے نجات دلا دیتا ہوں مگر تمہیں میری ایک شرط ماننا ہو گی ــــ" عمرو نے جلدی سے سلیمانی چادر اتار کر جن کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــ اوہ ــ مجھے تمہاری ہر شرط قبول ہے، اب جلدی سے مجھے ٹھیک کر دو ــــ" جن نے فوراً حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"ایسے نہیں۔ پہلے تم حضرت سلیمانؑ کی قسم کھا کر کہو کہ ٹھیک ہونے کے بعد تم مجھے کچھ نہیں کہو گے اور میرا ہر حکم مانو گے۔ اور میرے غلام بن کر رہو گے۔ بولو منظور ہے ــــ" عمرو نے چالاکی سے کہا۔

دھواں جن کچھ لمحوں کے لئے ہکلایا پھر اس نے طوعاً کرھاً حامی بھر لی اور عمرو نے فوراً زنبیل سے اسی طرح کی ایک اور شیشی نکالی اور جن کی طرف

بڑھا دی۔

"لو اسے پی لو۔ تمہاری تکلیف دور ہو جائے گی

"اوہ ___ مگر ___" جن عمرو سے بوتل لینے سے ہچکچایا۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اِسے پیتے ہی تمام چوہے ہلاک ہو جائیں گے اور تمہاری ساری تکلیف بھی جاتی رہے گی ___" عمرو نے کہا اور دھوال جن نے سر ہلا کر جلدی سے عمرو کے ہاتھ سے بوتل لے لی اور اُسے بھی غٹاغٹ پی گیا۔ چند ہی لمحوں بعد اس کا چہرہ ہشاش بشاش ہوتا چلا گیا۔

"بہت خوب ___ واقعی یہ حیرت انگیز دوا ہے میرا سارا درد یکلخت ختم ہو گیا ہے ___" دھوال جن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر اب وعدے کے بارے میں کیا خیال ہے" عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعدہ ___ اوہ ___ اگر میں نے وعدہ نہ کیا ہوتا تو میں تمہیں ایک لمحے میں کھا جاتا مگر افسوس ___ اب میں تمہارا غلام ہوں، کہو کیا بات ہے ___ تمہارا ہر حکم ماننا اب میرے لئے فرض ہے۔

"یہ ہوئی ناں بات ـــــ اب سُنو میں تمہیں اپنا غلام نہیں بناؤں گا بلکہ تم مجھے اپنا دوست سمجھو۔ میں ایک خاص مہم کے لئے گھر سے نکلا ہوں۔ اگر تم اس مہم میں میرا ساتھ دینا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تم میری طرف سے آزاد ہو جہاں چاہے جا سکتے ہو ـــــ" عمرو نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا اور دھواں جن عمرو کی جانب ایسی نگاہوں سے دیکھنے لگا جیسے وہ انسان نہیں کوئی دوسری دنیا کی مخلوق ہو۔

"حیرت انگیز، انتہائی حیرت انگیز۔ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ انسان بھی اس قدر رحم دل ہو سکتا ہے ـــــ حالانکہ میں نے سنا تھا کہ انسان ایک بار جس جن کو اپنا غلام بنا لے تو وہ قیامت تک اس جن کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اور تم ـــــ" اُس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اُن لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ اب وہ کام سُنو جو میں تم سے لینا چاہتا تھا۔ اگر منظور ہو تو مجھے بتلا دینا۔ ورنہ تمہاری مرضی ـــــ" عمرو نے کہا اور جلدی جلدی مردہ شہزادی اور جوباٹا جادوگر کے

متعلق بتانے لگا۔ ساری بات سُن کر دھواں جن یوں سر ہلانے لگا جیسے وہ ساری بات سمجھ گیا ہو۔

"تم جس جادوگر اور مردہ شہزادی کی بات کر رہے ہو، میں انہیں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ واقعی یہ لوگ بے حد ظالم اور سفاک ہیں۔ میں تم جیسے نیک انسان کے ساتھ ہوں عمرو ـــ اور میں تمہیں ان کے ٹھکانے تک ضرور لے جاؤں گا۔ مگر تمہیں ایک بات صاف صاف بتا دوں چونکہ میں دو ہزار برس سے کنویں میں قید تھا اس لئے میری قوتیں سلب ہو چکی ہیں۔ میں تمہیں ان کے ٹھکانے تک پہنچا سکتا ہوں اس کے علاوہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا۔ نہ ان کے حالات اور ان سے لڑنے کے طریقے بتا سکوں گا۔ یہ سب تم پر منحصر ہو گا۔ ہاں البتہ میں تمہیں ایک بہت بڑا خزانہ ضرور دے سکتا ہوں ـــ کہو کیا خیال ہے۔"

"خزانہ ـــ اوہ بہت خوب ـــ یہ ہوئی ناں بات اب تم پہلے مجھے وہ خزانہ دے دو پھر مجھے ان بدبختوں کے ٹھکانے پر چھوڑ آنا۔ اس کے بعد میں جانوں اور وہ جانیں ـــ" خزانے کا سُن کر عمرو کے منہ

میں پانی بھر آیا تھا اور دھواں جن نے زور سے ہاتھ ہلایا تو اچانک آسمان سے، سونے چاندی کی اینٹوں، ہیرے جواہرات، لعل اور سچے موتیوں کی جیسے بارش ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر عمرو کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ہر طرف خزانہ ہی خزانہ بکھرا ہوا تھا اور عمرو اتنا بڑا خزانہ دیکھ کر خوشی سے ناچنے لگا۔ پھر وہ جلدی جلدی اس سارے خزانے کو اپنی زنبیل میں ڈالنے لگا۔

دھواں جن حیرت سے اس چھوٹے سے تھیلے کو دیکھ رہا تھا جو خزانہ ڈالنے کے باوجود یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی تک اس میں ایک اشرفی بھی نہ ڈالی گئی ہو۔

جوباٹا جادوگر کو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا۔ چند ہی لمحوں
بعد کمرے میں اچانک کسی کے تیز تیز سانس لینے کی
آواز آنے لگی، اور جوباٹا جادوگر چونک پڑا۔
"اوہ۔ مردہ شہزادی، میری بہن تم آ گئیں۔"
اس نے چونک کر جلدی سے کہا۔
"ہاں۔ مجھے اس وقت کیوں بلایا ہے بھائی۔"
اسی لمحے ایک لمبے قد کی عجیب و غریب عورت نے
اس کے سامنے نمودار ہوتے ہوئے ناخوشگوار لہجے میں
کہا۔ اس عورت کے بال بری طرح سے بکھرے ہوئے
تھے، چہرے اور باقی جسم کی رنگت تیز نیلگوں تھی
جب کہ اس کے ہونٹ خون کی مانند سرخ ہو رہے
تھے۔ آنکھوں کے ڈھیلے انتہائی سرخ تھے۔ ہاتھ ٹیڑھے

میڑھے اور ناخن بے تحاشہ بڑھے ہوئے تھے، اس نے ہلکے نیلے رنگ کا ڈھیلا ڈھالا لبادہ سا پہن رکھا تھا۔ گلے میں سوکھی ہوئی چھوٹی چھوٹی انسانی کھوپڑیوں کی مالا تھی۔ اور اس کے کانوں میں بھی انسانی کھوپڑی کے بنے ہوئے بُندے دکھائی دے رہے تھے۔

"معاف کرنا میری بہن ـــ میں نے تمہیں خواہ مخواہ تکلیف دی۔ اصل میں میں بنہایت پریشان تھا اس لئے میں نے تمہیں بُلا لیا تاکہ تم سے کچھ مشورے کرسکوں۔" جوباٹا جادوگر نے مردہ شہزادی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیسا مشورہ ـــ" مردہ شہزادی نے پوچھا۔

"کچھ دیر پہلے طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کا خاص پُتلا اُن کا پیغام لایا تھا کہ میں خبردار ہو جاؤں، ایک عمرو عیّار نامی انسان میرا اور تمہارا خاتمہ کرنے کے لئے آ رہا ہے۔ ہم اُس سے بچ کر رہیں بلکہ ہو سکے تو کسی ایسی جگہ جا چھپیں جہاں عمرو کا سایہ بھی ہم تک نہ پہنچ سکے۔ میں نے جادُو بچے کو بُلا کر اُس سے بھی پوچھا تو اس نے بھی یہی مشورہ دیا کہ ہم شہنشاہ افراسیاب کی بات مان لیں اور عمرو عیّار

سے ٹکر لینے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ وہ بے حد خطرناک
انسان ہے، میں نے جادو بچے سے کہا کہ وہ مجھے
عمرو عیار کا حلیہ بتلائے تو اُس نے عمرو عیار کی شکل
دھار لی۔ عمرو عیار ایک سُوکھا سڑا سا بوڑھا ہے ۔
دیکھنے میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک زوردار پھونک
ماری جائے تو وہ ہوا میں اُڑتا نظر آئے۔ میں چاہوں
تو اُسے ایک لمحے میں ہلاک کر دوں۔ مگر تم جانتی
ہو کہ آجکل میں ایک خاص چلّے میں مصروف
ہوں۔ میں جادو دیوتا کا سب سے بڑا جادو حاصل
کرنا چاہتا ہوں اس لئے مجھ پر جادو دیوتا نے سخت
پابندی عائد کر رکھی ہے کہ میں محل سے باہر کسی
قسم کا کوئی جادو استعمال نہ کروں۔ اور اگر میں نے
کوئی جادو استعمال کیا تو میں ایک لمحے میں جل کر
خاک ہو جاؤں گا۔ اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے
تاکہ تم سے مشورہ کر سکوں کہ اس عمرو عیار کا کیا کیا
جائے ۔" جوباٹا جادوگر نے کہا۔
" ہونہہ۔ صرف ایک معمولی سے آدمی کو مارنے کے
لئے تم نے مجھے یہاں بلایا ہے، ارے تم بات کرد
میں اپنی ایک پھونک سے ایک ہزار انسانوں کو جلا

کر بھسم کر سکتی ہوں۔ مگر یہ عمرو عیار ہے کون ۔۔ اور
وہ ہمیں مارنے کے لئے کیوں آ رہا ہے ۔۔۔ اور سب
سے بڑی بات وہ ہمیں مارے گا کیسے۔ خاص طور
پر مجھے۔ میں تو پہلے ہی مُردہ ہوں ۔۔۔" مردہ شہزادی
کہتی چلی گئی۔

" کوئی سر پھرا، بیوقوف سا انسان معلوم ہوتا ہے جو
اپنی موت آپ مرنے اس طرف آ رہا ہے۔ جادو
دیوتا کے اصول کے مطابق طاقت جادو حاصل کرنے
تک محل میں کسی انسان کو نہیں آنا چاہیئے، ورنہ میرا
سارا چلّہ ادھورا رہ جائے گا۔ اس لئے میں تم سے
التجا کرتا ہوں کہ تم اس عمرو عیار کو ڈھونڈھ کر اس
کی گردن مروڑ کر اسے راستے میں ہی ختم کر دو۔ تاکہ
ہر قسم کا جھنجھٹ ہی ختم ہو جائے۔ اور ہاں اس
مردود کو مار کر اس کی گردن ضرور لے آنا۔ میں اس
کی گردن جادو نیچے کو دکھا کر شہنشاہ افراسیاب کو تحفہ
بھجواؤں گا اور اُسے کہوں گا کہ لو دیکھ لو جس عمرو
عیار کو تم دنیا کا سب سے خطرناک ترین انسان سمجھتے
ہو اُسے میری طاقتور اور ذہین بہن نے کس قدر
آسانی سے ایک بے ضرر کینچوے کی مانند ہلاک کر

دیا ہے:

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ گو ایک انسان کو مارنا میری شان کے خلاف ہے، مگر پھر بھی میں تمہارے کہنے پر اس عمرو عیار کو ضرور ماروں گی۔ دیکھوں تو سہی اس میں کس قدر دم ہے ——" مردہ شہزادی نے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو ٹھیک ہے تم ابھی اور اسی وقت روانہ ہو جاؤ۔ پھر جا کر آرام کر لینا اور ہاں واپسی پر میری کال کوٹھڑی میں بند پچاس خوبصورت لڑکیوں کو ضرور لے جانا۔ ان کے جسم تازہ خون سے بھرے ہوئے ہیں ——" جوباٹا جادوگر نے کہا اور مردہ شہزادی کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

"اوہ — بہت خوب — تم واقعی بہت اچھے بھائی ہو، تم میرا کتنا خیال رکھتے ہو ——" مردہ شہزادی نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا اور وہاں سے فوراً ہی تحلیل ہو کر غائب ہو گئی۔

جوباٹا جادوگر نے زمین پر زور سے پاؤں مارا تو زمین سے ایک بہت بڑا کاغذی پُتلا نمودار ہوا۔ اس پُتلے کا سینہ بے حد پھیلا ہوا تھا۔

"طلسمی پتلے، مجھے دکھاؤ عمروعیار کہاں ہے اور اس وقت کیا کر رہا ہے ——" جوباٹا جادوگر نے پتلے کی جانب دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا اور طلسمی پتلے نے اپنے سینے پر ہاتھ گھمائے تو فوراً ہی اس کا سینہ سادہ سی کے آئینے کی مانند روشن ہو گیا۔ اور وہاں ایک عجیب و غریب منظر اُبھر آیا۔

اُس نے دیکھا جادو بچے نے جس عمروعیار کا روپ دھارا تھا اُس کی شکل کا ہوبہو انسان ایک بہت بڑے جن کی گردن پر نہایت اطمینان سے بیٹھا ہے اور جن اُسے لئے ہوئے نہایت برق رفتاری سے آسمان پر پرواز کر رہا ہے۔

"اوہ —— ایک معمولی انسان اور جن کی پشت پر سفر کرے —— یہ کیسے ممکن ہے —— اور اور —— یہ جن تو مجھے چاہ گم کا دھواں جن شاشم لگتا ہے —— اوہ —— یہ کیسے آزاد ہو گیا اور یہ عمرو کو کہاں لے جا رہا ہے ——" اس منظر کو دیکھ کر جوباٹا جادوگر کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل کر پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ وہ کئی لمحوں تک آنکھیں مل مل کر اس ناقابلِ یقین منظر کو دیکھتا رہا۔ پھر کاغذی پتلے کی طرف

دیکھتے ہوئے بولا۔

"طلسمی پتلے یہ کیا راز ہے۔ شہنشاہ افراسیاب اور جادو بیجے نے کہا تھا کہ یہ عمرو ایک عام سا انسان ہے۔ پھر اس نے دھواں جن کو کہاں سے پکڑ لیا اور دھواں جن چاہ گم سے کیسے آزاد ہوا۔ اور یہ عمرو کو لے کر کہاں جا رہا ہے"؟

"آقا۔ چاہ گم سے شاشم جن کو عمرو نے ہی آزاد کرایا ہے اور شاشم جن عمرو کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر آپ کے محل کی طرف آ رہا ہے اور عمرو کے شاشم جن کو آزاد کرانے کی تفصیل بھی بتا دی۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے، اب ہمارا عمرو کے ساتھ ساتھ اس شاشم جن سے بھی مقابلہ ہو گا"——

وہ ہنکارہ بھرتے ہوئے بولا۔

"نہیں آقا۔ شاشم جن عمرو کو یہاں چھوڑ کر واپس لوٹ جائے گا۔ وہ چونکہ دو ہزار سال سے چاہ گم میں قید رہا ہے اس لئے اس کی اُڑنے کے سوا تمام قوتیں ختم ہو چکی ہیں اور یہ قوتیں تب تک واپس نہیں آ سکتیں جب تک شاشم جن واپس اپنے وطن جا کر دس سال تک نوگاش جن دیوتا کا چلہ

نہیں کاٹ لیتا ـــ" طلسمی پتلے نے کہا۔

"اوہ ـــ پھر ٹھیک ہے۔ یہ عمرو مردہ شہزادی کے سامنے مچھر کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ اسے ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں ہلاک ختم کر دے گی۔ ٹھیک ہے اب تم جاؤ۔ مردہ شہزادی عمرو کو ختم کر کے خود ہی مجھے اطلاع دے گی ـــ" جوباٹا جادوگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور طلسمی پتلا وہاں سے فوراً غائب ہو گیا۔

اُڑتے اُڑتے دھواں جن نے ایک طویل غوطہ لگایا اور نہایت تیزی سے زمین کی جانب آنے لگا۔ چند ہی لمحوں بعد اُس نے زمین پر قدم رکھ لیے۔ یہ ایک طویل و عریض خشک میدان تھا۔ جہاں ہر طرف دُھول ہی دُھول اُڑتی ہوتی دکھائی دے رہی تھی، دور دور تک کسی درخت یا پودے کا نام و نشان بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

"لو عمرو ـــ یہ گھان کا میدان ہے۔ اِسے تم پیدل عبور کرو گے۔ یہاں سے میری حدود ختم ہو جاتی ہے۔ اس سے آگے جانے کی مجھے اجازت نہیں۔ تم اِس میدان کو عبور کرو گے تو تمہیں جوباٹا جادوگر کا محل خود ہی دکھائی دے جائے گا ـــ" دھواں جن نے عمرو کو

کندھے سے اُتار کر زمین پر چھوڑتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے کوئی بات نہیں اِس سے آگے میں خود ہی چلا جاؤں گا ـــــ" عمرو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر مجھے اجازت، کیا اب میں واپس اپنے وطن جا سکتا ہوں ـــــ" دھواں جن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں کیوں نہیں۔ اِس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے، میں تو تمہیں پہلے ہی آزاد کر چکا ہوں ـــــ" عمرو نے فوراً کہا اور دھواں جن خوشی خوشی سر ہلا کر اُچھلا اور فضا میں تیزی سے بلند ہوتا چلا گیا۔ عمرو اُس وقت تک اُسے دیکھتا رہا جب تک وہ نگاہوں سے اُوجھل نہ ہو گیا۔

"ہاں۔ تو اب مجھے اس راستے پر جانا ہے ـــ چل بھی عمرو، اور کر اِس جادوگر اور مُردہ شہزادی سے دو دو ہاتھ ـــــ" عمرو خود سے بڑبڑایا۔

"تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے عمرو ـــــ میں تم سے ملنے کے لئے خود ہی یہاں آگئی ہوں۔" اچانک ایک سرسراتی ہوئی آواز سن کر عمرو تیزی

سے پلٹا۔ دوسرے ہی لمحے ایک خوفناک شکل وصورت والی
عورت کو دیکھ کر اُچھل پڑا۔
"کیا مطلب ___ ؟ کون ہو تم ___ "عمرو نے حیرت
سے پوچھا۔
"تمہاری موت۔ مردہ شہزادی ___ "خوفناک شکل والی
مردہ شہزادی حلق کے بل غرائی۔
"مردہ شہزادی ___ "عمرو زور سے اُچھلا۔ "تت ـ
تم ___ یہاں ___ ؟" عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"کیوں مجھے اپنے سامنے دیکھ کر ڈر گئے ___ تم تو
مجھے مارنے کے لئے جا رہے تھے ___ پھر کیا ہوا۔
آؤ میں تمہارے سامنے ہوں۔ مار ڈالو مجھے ___"
مردہ شہزادی غراہٹ آمیز انداز میں ہنسی۔ اور عمرو
خوف سے تھوک نگلنے لگا۔ پھر اس نے بجلی کی سی
تیزی سے زنبیل سے ایک آہنی گیند نکالا اور انتہائی
سرعت سے مردہ شہزادی کی جانب اچھال دیا۔ گیند
تیر کی مانند مردہ شہزادی کی جانب بڑھا مگر اس سے
قبل کہ وہ مردہ شہزادی سے ٹکراتا۔ مردہ شہزادی کی
آنکھوں سے سُرخ رنگ کی تیز دھار سی نکلی۔ اور
دوسرے ہی لمحے گیند پگھل کر زمین پہ بہہ گئی۔ یہ

دیکھ کر عمرو کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔
"بہت خوب، عمرو تمہاری پھرتی ہمیں پسند آئی۔
ہم تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ تم جس طرح سے چاہو
ہم پر حملہ کرو، ہم تمہیں کچھ بھی نہیں کہیں گے۔
اور نہ ہی اپنی جگہ سے ہلیں گے۔" مردہ شہزادی
نے کہا اور عمرو نے فوراً زنبیل سے ایک تیر اور
کمان نکالا۔ کمان پر تیر چڑھا کر اُس نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے مردہ شہزادی کے سر کا نشانہ لیا اور ایک
جھٹکے سے تیر چھوڑ دیا۔ تیر مردہ شہزادی کے سر
میں سے ہوتا ہوا یوں نکل گیا جیسے وہ ہوا
کی بنی ہوئی ہو۔ عمرو نے بار بار تیر مردہ شہزادی پر
برسائے مگر ان کا بھی وہی انجام ہوا۔ تو عمرو نے
کمان زنبیل میں رکھی اور سلیمانی تلوار نکال کر مردہ
شہزادی پر پل پڑا، مگر یہ دیکھ کر اس کی پریشانی
کی کوئی حد نہ رہی کہ مردہ شہزادی اپنی جگہ کھڑی
نہایت اطمینان سے مُسکرا رہی تھی اور تلوار ہوا میں
گھوم رہی تھی۔ عمرو یہ دیکھ کر کئی قدم پیچھے ہٹ
آیا۔ اس نے بجلی کی سی سرعت سے زنبیل سے
جال الیاس نکالا اور اُسے ایک جھٹکے سے مُردہ

شہزادی کی جانب اُچھال دیا۔ جال اُڑتا ہوا مردہ شہزادی کی جانب بڑھا مگر راستے میں ہی وہ دھاگوں میں تبدیل ہو کر عمرو کے قدموں میں آ گرا۔ اپنے جال کا یہ حشر دیکھ کر عمرو کی پریشانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔

"بس یا ابھی کچھ اور بھی باقی ہے ــــ" مردہ شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے ــــ" عمرو نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے زنبیل کا منہ کھول کر اس کا رُخ مردہ شہزادی کی جانب کرتے ہوئے کہا۔

"چل میری زنبیل میں ــــ" مگر پھر جو کچھ ہوا وہ عمرو کے لئے بیحد حیرت انگیز ثابت ہوا۔ اس نے جونہی زنبیل کو حکم دیا۔ بجائے مردہ شہزادی کے کہ وہ اُچھل کر زنبیل میں آ گرتی، عمرو کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے ہاتھ سے زنبیل نکل کر مُردہ شہزادی کے پاس پہنچ گئی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ اس تھیلے پر تمہیں ناز ہے عمرو۔" یہ تھیلا جسے تم زنبیل کہتے ہو، صرف زندہ اور ٹھوس چیزوں پر اثر انداز ہوتی ہے، مگر کیوں بھول رہے

ہو کہ میں تو ایک مردہ شہزادی ہوں، بھلا مُردہ انسان کو کوئی مار سکتا ہے، اور یہ زنبیل تو کیا دُنیا کا بڑے سے بڑا ہتھیار بھی مجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اب یہ تھیلا میرے پاس ہے۔ ہا۔ہا۔ہا —— " مُردہ شہزادی قہقہہ لگا کر بولی پھر اُس نے عمرو کی زنبیل فضا میں اُچھالی، فوراً ہی ایک جھماکا ہوا اور زنبیل وہاں سے غائب ہو گئی۔ یہ دیکھ کر عمرو کا خوف سے دِل دھک سے رہ گیا۔ زنبیل چھن جانے کی وجہ سے اس کا یہ حال ہو رہا تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ وہ ساکت و صامت کھڑا مردہ شہزادی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"تم اپنے تمام وار آزما چکے ہو عمرو۔ میں چاہوں تو تمہیں ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں ہلاک کر دوں۔ مگر میں تمہیں نہیں ماروں گی۔ تم اپنی موت آپ مرو گے۔ میں تمہارے سامنے موت کا جال بچھاؤں گی، اور تمہیں اس جال میں خود پھنسنا ہو گا —— " مردہ شہزادی مکروہ انداز میں چیختی ہوئی بولی اور عمرو یوں گم سُم اس کی جانب دیکھ رہا تھا جیسے اُس کے منہ میں زبان ہی نہ ہو۔

اِس وقت مُردہ شہزادی نے اپنے ہاتھ کی ایک انگلی توڑی اور اُسے ہوا میں اُچھال دی۔ دوسرے ہی لمحے ایک زبردست جھماکا ہوا اور انگلی پھٹ کر تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ اور چند ہی لمحوں بعد اُس نے ایک سُرخ رنگ کے جال کا رُوپ دھار لیا۔ اِس جال میں نیلے رنگ کی بجلیاں سی کوند رہی تھیں۔ مُردہ شہزادی نے جال زمین پر پھیلا دیا۔

"آؤ عمرو، اور اِس جال پر بیٹھ جاؤ۔ اِس جال پر بیٹھتے ہی تم بہت جلد ملک عدم روانہ ہو جاؤ گے۔ آؤ شاباش، اب تمہارا وقت پورا ہو چکا ہے۔ آؤ، آ جاؤ شاباش ــــ" مردہ شہزادی نے عمرو کو پچکارتے ہوئے کہا اور عمرو میکانکی انداز میں حرکت میں آیا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر جال کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی نادیدہ ہستی اُسے جال کی جانب چلنے پر مجبور کر رہی ہو، وہ آہستہ آہستہ جال کی جانب بڑھ رہا تھا۔ جُوں جُوں وہ جال کے قریب آتا جا رہا تھا جال میں تڑپتی ہوئی بجلیوں کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

پھر وہ جال کے قریب آ گیا۔ اس نے جال

پر قدم رکھنے کے لئے پاؤں اُٹھایا۔ اس سے پہلے کہ
وہ جال پر قدم رکھتا ٹھیک اسی لمحے اس کے سینے
پر کوئی چیز زور سے ٹکرائی، عمرو کے حلق سے ایک
زوردار چیخ نکلی اور وہ کئی فٹ اُچھلا اور اُلٹ کر
پُشت کے بل دور جا گرا۔ اُس نے جلدی سے اٹھنا
چاہا کہ اچانک اس کے سر پر کوئی سخت سی چیز
ٹکرائی، دوسرے ہی لمحے اس کا ذہن اندھیرے کی
دبیز تہہ میں دبتا چلا گیا۔ بے ہوش ہونے سے قبل
اُس نے مُردہ شہزادی کی خوفناک چیخیں سُنی تھیں۔

ان سب نے قبائلی جنگلیوں کی مانند جسم کے زیریں حصّوں کو پتّوں سے ڈھانپ رکھا تھا۔ اور رنگدار مٹی سے اپنے پورے جسم پر مختلف بیل بوٹے بنا رکھے تھے، وہ سب ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے چمکدار انیوں والے نیزے لئے اس کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ اِن سب کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے، اور وہ عمرو کی جانب حریصانہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

"کون ہو تم اور مجھے کیوں باندھ رکھا ہے ——" عمرو نے ان کی جانب سہمی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سُن کر تمام بونے چونک پڑے۔ اور زور زور سے عجیب سی آواز میں چلانے لگے۔ پھر فوراً ہی بونے ایک طرف راستہ بنا کر کھڑے ہو گئے اور پھر اس راستے سے ایک دُبلا پتلا لیکن دوسرے بونوں سے قدرے لمبا بونا نہایت شان سے چلتا ہوا عمرو کے قریب آ گیا۔ اِس نے سر پر مختلف پروں والا تاج بھی پہن رکھا تھا۔ اس نے عجیب سی زبان میں عمرو سے کچھ کہا مگر عمرو کو اِس کی بات سمجھ میں نہ آئی۔

"کیا بک رہے ہو۔ کھولو مجھے۔ ورنہ میں تم سب

کو مار ڈالوں گا۔۔۔" عمرو نے بُری طرح سے کسماتے ہوئے کہا۔ دیکھنے میں اس کے بدن پر بندھے ہوئے باریک ریشے تھے مگر وہ فولادی زنجیروں سے کم مضبوط نہ تھے۔

"ہم تمہاری زبان بھی جانتے ہیں بوڑھے انسان۔۔ ہمارے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے کی کوشش مت کرو۔۔۔" سردار بونے نے اس بار عمرو کی زبان میں غراتے ہوئے کہا۔

"اگر میری زبان سمجھتے ہو تو پھر مجھے بتاؤ، کہ مجھے یہاں کون لایا ہے اور تم لوگوں نے مجھے کس لئے باندھا ہے۔۔۔" عمرو نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"ہو، ہو، ہو، ہم جنگل کے آدم خور بونے ہیں۔ ہم تمہیں مردہ شہزادی کے چنگل سے اپنے لئے بچا کر لائے ہیں۔ اب ہم تمہیں اپنی خوراک بنائیں گے۔۔۔" سردار بونے نے اپنے انداز میں ہنستے ہوتے کہا۔

"اوہ۔۔ مردہ شہزادی۔ اس کے بارے میں تو مجھے یاد ہی نہیں رہا۔ کہاں ہے وہ۔ اُس کمبخت نے تو میری زنبیل بھی غائب کر دی تھی۔۔۔" عمرو عیار نے بُری طرح سے چونکتے ہوتے کہا۔

ے ہم نے شوکاخ کے ہنٹر مار کر دور پھینک
ہے ___" سردار بونے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
شوکاخ ہنٹر۔ کیا مطلب ـ یہ کیا بلا ہے ___؟" عمرو
ایک بار پھر چونکتے ہوئے پوچھا۔
شوکاخ ہنٹر۔ دنیا کے سب سے زہریلے درخت کی
وں کا بنا ہوا ہے۔ اس ہنٹر کی بدولت دُنیا کی
بڑی بلائیں، چڑیلیں اور روحیں بھگائی جا سکتی
مگر یہ باتیں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوہ ___ تم
چالاک انسان ہو، تم باتوں میں لگا کر ہماری
گھڑی گزارنا چاہتے ہو تاکہ ہم تمہیں مار نہ
یں ___" سردار بونے نے چونکتے ہوئے کہا۔
تو کیا تم سچ مچ میرا گوشت کھاؤ گے ___؟" عمرو
سہم جانے والے لہجے میں کہا۔
ہاں۔ پہلے ہمارے ساتھی تمہارا خون پئیں گے۔
تمہارے گوشت کا ریشہ ریشہ کھا جائیں گے ___"
ر بونے نے چٹخارہ لیتے ہوئے کہا۔
ہونہہ بیوقوف۔ لگتا ہے ان کی موت آئی ہے۔
مجھے کھانا چاہتے ہیں ___" عمرو نے بڑبڑاتے کے
کی ہنکارہ بھر کر کہا۔ لیکن اس کی بڑبڑاہٹ خاصی

بلند تھی۔

"کیا مطلب ــــ یہ کیا کہا تم نے ــــ" سردار بونے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں ــــ تم مجھے کھانا چاہتے ہو۔ بڑے شوق سے کھاؤ۔ میں ویسے بھی اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور جی کر کیا کروں گا۔ مگر مجھے تم جیسے حسین، خوبصورت اور جوان بونوں پر ترس آ رہا ہے ــــ ہائے، ہائے تم اس جوانی میں میری وجہ سے مر جاؤ گے ــــ اُف میں کیا کروں۔ میں تمہیں سمجھا بھی تو نہیں سکتا ــــ" عمرو نے ادھر اُدھر سر پٹکتے ہوتے رنجیدہ لہجے میں کہا۔ بھلا وہ عمرو ہی کیا جس کی عیاری کو کوئی سمجھ جائے۔ اس کی بات سُن کر سردار بونے سمیت سب بونے حیران حیران نظروں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو، بھلا تمہیں کھا کر ہم کس طرح سے مر جائیں گے ــــ؟" سردار بونے نے جلدی سے کہا۔

"وہ ایسے۔ میرے گوبھی کی شکل والے پاگل بونو کہ تم نے مجھے پکڑ کر سخت غلطی کی ہے ــــ جس دن

تم مجھے مردہ شہزادی کے جال سے بچا کر لائے تھے ۔۔
اس وقت میں نے ایک زہریلی دوا پی لی تھی، میں نہیں
چاہتا تھا کہ میں مردہ شہزادی کی دی ہوئی بھیانک
موت مروں۔ اس لئے میں نے فوراً زہر کھا لیا تھا۔
اب وہ سارا زہر میرا خون میں شامل ہو گیا ہے،
ظاہر ہے جب تم میرا خون پیو گے تو کیا جوانی میں
ہی نہ مر جاؤ گے ۔۔" عمرو نے فوراً کہا۔
"اوہ ۔۔ زہر تو واقعی ہمیں فوراً ہلاک کر دے گا۔
مگر تم کس طرح زندہ ہو۔ تم نے تو زہر پی لیا تھا ۔؟"
سردار بلونے نے دور کی کوڑی لگاتے ہوئے کہا، اور
عمرو کے اگر ہاتھ کھلے ہوتے تو یقیناً وہ اپنا سر کھجاتا
کیونکہ سردار بلونے نے نہایت ذہانت سے سوال کیا تھا۔
"وہ اصل میں جس وقت مجھ پر زہر کا اثر ہو
رہا تھا۔ اس وقت تم لوگوں نے مجھے بچا لیا۔ میں
بے ہوش ہو گیا۔ بے ہوش ہونے کی وجہ سے انسانی جسم
میں موجود زہر کا عمل رک جاتا ہے، اب چونکہ میں
دوبارہ ہوش میں آ گیا ہوں، اس لئے وہ عمل دوبارہ
شروع ہو گیا ہے۔ آہ میرے جسم میں آگ سی بھرتی
ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔ ہائے، اوہ، ہا۔ اف ۔۔

یوں لگ رہا ہے جیسے میرے اندر کوئی خنجر چلا رہا ہو۔ مجھے بچاؤ سردار بونے۔ مجھے بچاؤ۔۔۔" عمرو نے فوراً چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ بونا سردار اور دوسرے بونے اب تو سچ مچ پریشان ہو گئے۔

"اوہ۔۔۔ ہم تمہیں کیسے بچائیں۔۔۔" سردار بونے نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"تم۔۔۔ مجھے فوراً کھول دو۔۔۔ اور پھر مجھے فوراً زہریلے درخت کا شوکاخ ہنٹر لا دو، جس طرح لوہا لوہے کو کاٹتا ہے، اسی طرح زہر کو بھی زہر مار سکتا ہے، شوکاخ کا زہریلا ہنٹر جونہی میں ہاتھ میں لوں گا میرے جسم میں موجود سارا زہر زائل ہو جائے گا۔ پھر تم بے شک مجھے اطمینان سے کھا لینا۔۔۔" عمرو نے بُری طرح سے تڑپنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"شوکاخ ہنٹر۔۔۔ تمہیں لا دیں۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے" سردار بونے نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو میں تمہاری بھلائی کے لئے کہہ رہا ہوں۔ اگر تم لوگوں نے مجھے نہ بھی کھایا تو میرے مرتے ہی میری لاش پھٹ جائے گی اور لاش کی زہریلی گیس سے تم سب مر جاؤ گے۔ مجھے ہنٹر کا کیا کرنا ہے۔

بس میں ہنٹر صرف ایک لمحے کے لئے ہاتھ میں لوں گا۔ پھر فوراً تمہیں واپس کر دوں گا ۔۔۔" عمرو نے جلدی سے کہا۔ اب تو سردار سمیت وہاں پر موجود سب بونے پریشان ہو گئے اور آپس میں کھسر پھسر کرنے لگے۔

"اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ تم ہنٹر مجھے واپس کر دو گے اور ہمارے خلاف اسے استعمال نہیں کرو گے ۔۔۔" سردار بونا کچھ ضرورت سے زیادہ ہی شکی مزاج واقع ہوا تھا۔

"ثبوت تو کوئی نہیں۔ مگر میں تمہارے سب سے بڑے دیوتا کی قسم کھا سکتا ہوں ۔۔۔" عمرو نے فوراً پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ تم ہمارے دیوتا ساتاشی کی قسم کھا کر کہو کہ تم ہنٹر ہمارے خلاف استعمال نہیں کرو گے۔ دیوتا کی قسم کھاتے ہی تم پر دیوتا اپنا طلسم پھینک دیں گے۔ اگر تم نے کوئی چالاکی اور دھوکہ دینے کی کوشش کی تو وہ ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں تمہیں جلا کر راکھ کر دیں گے ۔۔۔" سردار بونے نے فوراً راضی ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں تمہارے ساتاشی دیوتا کی قسم

کھاتا ہوں ۔۔۔" عمرو نے جان بوجھ کر قسم مکمل کرنے سے گریز کیا۔

"اوہ۔ اب ٹھیک ہے۔ اب اگر تم نے کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو دیوتا تم سے خود ہی نپٹ لیں گے ۔۔۔" سردار بونے نے مسرت آمیز لہجے میں کہا اور عمرو نے دل ہی دل میں اطمینان کا سانس لیا کہ ادھوری قسم کا بونے سردار کو شک نہیں پڑا۔ اب اس نے چونکہ پوری طرح سے قسم نہیں کھائی تھی اس لئے ساتاشی دیوتا کا اس پر طلسم نہیں چل سکتا تھا۔ عمرو کو اب مکمل طور پر اطمینان تھا۔

"ساتھیو! اسے بے فکر ہو کر کھول دو۔ اب یہ ہمیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس نے مقدس ساتاشی دیوتا کی قسم کھائی ہوئی ہے، تم اسے جب تک کھولو میں شوکاخ منتر لے آؤں ۔۔۔" سردار بونے نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا اور وہاں سے فوراً غائب ہو گیا۔ اور رعایا بونے برے برے منہ بناتے ہوئے عمرو کے قریب آ گئے اور نیزوں کی تیز دھار انیوں سے ریشے کاٹنے لگے کچھ ہی دیر میں عمرو آزاد ہو گیا۔ اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر اب بھی بے پناہ تکلیف کے آثار تھے،

بونوں کو کسی قسم کے شک میں مبتلا کرنا نہیں چاہتا تھا۔
کچھ دیر بعد سردار بونا دوبارہ نمودار ہوا تو اس کے
ہاتھ میں باریک رسی کا بنا ہوا چھوٹا سا سُرخ
رنگ کا ہنٹر چمک رہا تھا۔
"لو جلدی سے اس ہنٹر کو پکڑ کر فوراً مجھے واپس
کر دو ــــ" سردار بونے نے ہنٹر عمرو کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہا اور عمرو نے جلدی سے ہنٹر اس کے
ہاتھ سے جھپٹ لیا۔ جونہی اس نے ہنٹر پکڑا۔ ہنٹر
کے اردگرد نیلے رنگ کے نہایت خوبصورت ستارے
سے جھلملانے لگے۔
"ہا۔ ہا۔ ہا۔ کہو کیسی رہی۔ کس قدر آسانی سے تمہیں
بیوقوف بنا کر ہنٹر لے لیا ہے۔ اب تم سب میرے
غلام ہو، خبردار اگر کسی نے اپنی جگہ سے ہلنے کی
کوشش کی ــــ" عمرو نے اچانک زوردار قہقہہ لگاتے
ہوئے کہا اور سردار بونے سمیت وہاں پر موجود سب
بونے اس کی بات سُن کر بُری طرح سے اچھل پڑے۔
"کک ــــ کیا مطلب ــــ" جنگلی سردار بونا بُری طرح
سے ہکلایا۔
"احمق جنگلی بونے، میں نے تمہارے دیوتا کی صرف

قسم ہی کھائی تھی ، یہ نہیں کہا تھا کہ میں ہنٹر ر
تمہارے خلاف اسے استعمال نہیں کروں گا اور
یہی ہنٹر تمہیں واپس دوں گا۔ دیکھا کس قدر آسانی
تمہیں اپنا غلام بنا لیا ___" عمرو نے ہنستے ہو
زور سے ہنٹر لہرایا۔

"دھوکہ ___ تم نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے ۔
مار دو ___ مار دو اس بدبخت کو ___" سردار بونے نے
بُری طرح حلق کے بل چیختے ہوتے کہا اور اپنے
کا حکم پا کر تمام بونے غصے اور غیض وغضب کے
میں اپنے نیزے لے کر عمرو کی طرف دوڑ پڑے ۔
ٹھیک اُسی لمحے ایک زوردار کڑاکا ہوا۔ اور ہر
طرف سبز رنگ کی تیز آگ پھیلتی چلی گئی۔ آگ کے
ساتھ ہی ہر طرف چیخوں سے فضا گونج اُٹھی ۔

"نہیں۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تم تو مردہ شہزادی ہو۔ تم پر دنیا کی کوئی چیز، کوئی ہتھیار اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ سب کیا ہے ___ آخر ایسی کون سی چیز ہے جس نے تمہارے جسم کو سیاہ کر دیا ہے ___؟" جوباطا جادوگر نے غصے اور حیرت کی شدت سے تقریباً ناچتے ہوئے کہا۔ اس کے قریب ہی اس کی بہن مردہ شہزادی کھڑی تھی۔ اس وقت مردہ شہزادی کا رنگ کالا سیاہ ہو رہا تھا۔ اس کے جسم سے ہلکا ہلکا نیلے رنگ کا دھواں اٹھ رہا تھا۔

"میں خود بھی نہیں جانتی کہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا۔ اس وقت مجھے یہی محسوس ہوا تھا جیسے کوئی سخت سا کوڑا میرے جسم سے ٹکرایا ہو، پھر میرے گرد آگ

کی بھری سی کوندی تھیں جنہوں نے میرا جسم جلا کر سیاہ کر دیا ــــ" مردہ شہزادی نے کراہتے ہوئے کہا اور جوبا٭ جادوگر پریشانی کے عالم میں ہونٹ چبانے لگا۔

"اس کا مطلب ہے، دنیا میں کوئی ایسی چیز ضرور موجود ہے، جو نہ صرف تمہیں نقصان پہنچا سکتی ہے بلکہ تمہارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ مجھے معلوم کرنا ہوگا کہ وہ کون سی چیز ہے ــــ" جوباٹا جادوگر نے سوچتے ہوتے کہا اور مردہ شہزادی اثبات میں سر ہلانے لگی۔

جوباٹا جادوگر چند لمحے سوچتا رہا پھر اُس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر زور سے پھونک ماری، اس کے منہ سے سُرخ رنگ کی دھار نکل کر زمین پر پڑی، ایک جھماکا سا ہوا، اور زمین پر سُرخ رنگ کا دھواں پھیلنے لگا۔ پھر اس دھویں نے یکلخت ایک نیلے رنگ کے عجیب وغریب پرندے کی شکل اختیار کر لی، اس پرندے کی شکل کسی شیر سے ملتی جُلتی تھی۔

"شیر پرندے۔ کیا تم بتلا سکتے ہو، وہ کون سی چیز ہے، جس نے مُردہ شہزادی کے بدن کو جلا کر سیاہ کر دیا ہے ــــ اور مردہ شہزادی پر حملہ کیا ہے ــــ" جوباٹا

جادوگر نے اس عجیب وغریب پرندے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

پرندے نے زور سے پر پھڑپھڑائے اور کرخت آواز میں کہنے لگا۔

"آقا۔ دنیا میں شوکاخ درخت کا بنا ہوا کوڑا ہے، جو ہر بری اور گندی روحوں کے لئے موت کا پیغام ہے۔ اس درخت کا کوڑا دنیا میں صرف جنگلی بونوں کے سردار بوگاما کے پاس ہے، وہ تمام بونے آدم خور ہیں، اور انہوں نے مردہ شہزادی کو کوڑا مار کر عمروعیار کو حاصل کیا تھا ـــــ" شیر پرندے نے مختصر الفاظ میں تفصیل بتلائی۔

"اوہ ـــ جنگلی بونے ـــ تو یہ جنگلی بونوں کی کارستانی ہے ـــ سُن رہی ہو میری بہن۔ تمہیں نقصان پہنچانے والا سردار بوگاما ہے۔ اُس نے نہ صرف کوڑا مار کر تمہیں جلایا ہے بلکہ عمروعیار کو بھی چھین لیا ہے۔ جاؤ اور ان پر بھوکی شیرنی کی طرح ٹوٹ پڑو ـــــ" جوباٹا جادوگر نے مردہ شہزادی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ایسا ہی کروں گی ـــ ان بونوں نے مجھے جلانے کی کوشش کی ہے، میں انہیں ہی جلا کر بھسم کر دوں گی۔

میں ابھی جا کر ساتاشی دیوتا سے گوشتاں کی آگ حاصل کرتی ہوں ۔"

"گوشتاں کی آگ — اوہ ہاں — یہ بہتر رہے گا ۔ گوشتاں کی آگ ان تمام بونوں کو ایک لمحے میں جلا کر راکھ بنا دے گی — اور ہاں شیر پرندے اس عمرو عیار کا کیا ہوا؟" جوباٹا جادوگر نے چونک کر عجیب پرندے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا ۔

"وہ ابھی زندہ ہے آقا — اور اس نے اپنی عیاری سے سردار بوگاما سے شوکاخ ہنٹر بھی حاصل کر لیا ہے ۔" شیر پرندے نے فوراً جواب دیا اور اس کی بات سن کر جوباٹا جادوگر کے ساتھ ساتھ مردہ شہزادی بھی اچھل پڑی ۔

"اوہ یہ تو اور بھی زیادہ خطرناک بات ہو گئی ہے ۔ جاؤ شہزادی ، اور ان بونوں کے ساتھ ساتھ اس بدبخت عمرو عیار کو بھی گوشتاں کی آگ میں جلا کر بھسم کر دو ۔" جوباٹا جادوگر نے چیختے ہوئے کہا ، اور مردہ شہزادی بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی ، مردہ شہزادی کے جانے کے بعد جوباٹا جادوگر نے شیر پرندے کو بھی جانے کا اشارہ کیا اور خود بھی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا ۔ مختلف راہداریوں میں سے ہوتا ہوا وہ ایک بہت

بڑے ہال نما کمرے میں آ گیا۔ اس کمرے میں ہر طرف لوبان کی تیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی، اور سامنے ایک دیوار کے قریب نیلے رنگ کا ایک ہنایت بھیانک شکل والا بُت ایستادہ تھا۔ بُت کی آنکھیں بند تھیں اور وہ اس انداز میں کھڑا تھا جیسے وہ رکُوع کے بل جُھک رہا ہو۔ جوباٹا جادوگر اس بُت کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ اُس نے بُت کی بند آنکھوں کی طرف نظریں گاڑ کر پلکیں جھپکائے بغیر دیکھنا شروع کر دیا۔ اور زور سے اونچی آواز میں کچھ پڑھنے لگا۔

چند ہی لمحوں بعد اس کی آنکھیں سُرخ ہو گئیں، پھر اس کی شعلہ برساتی آنکھوں سے نیلے رنگ کی دو دھاریں سی نکلیں اور بُت کی بند آنکھوں پر پڑنے لگیں۔ چند لمحوں تک یہی عمل جاری رہا پھر جوباٹا جادوگر کی آنکھوں سے شعاعیں نکلنا بند ہو گئیں اور وہ اپنی جگہ پرسکون انداز میں کھڑا ہو کر بُت کی جانب دیکھنے لگا۔ کچھ دیر بعد اچانک بُت کی آنکھوں میں ہلکی سی لرزش ہوئی۔ یہ دیکھ کر جوباٹا جادوگر ہنایت مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا اور پھر بُت نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ بُت کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر جوباٹا جادوگر فوراً اس کے سامنے

سجدے میں گر گیا ۔ اور زور زور سے ماتھا زمین پر رگڑنے لگا۔

"اٹھو جوباٹا جادوگر ۔ ہم تمہاری تعظیم سے بہت خوش ہوئے ہیں بولو تم کیا چاہتے ہو —؟" بُت کے مُنہ سے بھاری بھرکم سی آواز نکلی ، اور جوباٹا جادوگر جلدی سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"عظیم ساماشی دیوتا۔ میں آپ کا غُلام ان دنوں بیحد پریشان ہوں۔ عمرو عیّار نامی انسان میری راہ پر لگا ہوا ہے ، وہ مجھے ہلاک کر دینا چاہتا ہے ، مجھے جادو نگے اور جادوگروں کے شہنشاہ افراسیاب نے بھی مشورہ دیا ہے کہ میں اس عمرو عیار سے جس قدر ہو سکے بچ کر رہوں۔ آقا میں نے عمرو کو ہلاک کرنے کے لئے اپنی بہن مردہ شہزادی جو دنیا کی سب سے خطرناک جادوگرنی تھی کو بھیج دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ عمرو اُسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ مگر اب اُس کے پاس شوکارخ کا ہنٹر ہے۔ اس ہنٹر سے وہ مردہ شہزادی کو جلا تو سکتا ہے، آقا آپ نے چونکہ مجھے پابند کر رکھا ہے کہ جب تک میں طاقتِ جادو حاصل نہ کر لوں ، تب تک میں کسی بھی قسم کا کوئی جادو استعمال نہیں کر سکتا، اس دوران اگر عمرو

یہاں آگیا تو وہ مجھے آسانی سے ہلاک کر سکتا ہے ۔۔۔" جوباٹا جادوگر نے جلدی جلدی ساری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

" تم ٹھیک کہتے ہو ، واقعی وہ اِس صدی کا سب سے خطرناک ترین انسان ہے ، وہ ایک بار جس کے پیچھے پڑ جائے تو اس کی موت یقینی ہو جاتی ہے ۔ ہم تمہاری بات سمجھ رہے ہیں ۔ اب تم بتاؤ کیا چاہتے ہو ۔۔۔؟" بت نے اسی بھاری آواز میں کہا۔

" عظیم دیوتا ۔ اگرچہ مجھے یقین ہے کہ مردہ شہزادی عمرو عیار کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گی ۔ مگر پھر بھی نہ جانے کیوں میں بیحد پریشان ہوں ، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس بھی کوئی طاقت ہو اگر عمرو کسی طرح یہاں پہنچ بھی جائے تو میں اُس کا مقابلہ کر سکوں ۔۔۔" جوباٹا جادوگر نے فوراً کہا۔

" تم کس قسم کی طاقت چاہتے ہو ۔۔۔؟" ساتاشی دیوتا نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

" آقا ۔ اگر آپ کچھ عرصہ کے لئے مجھے میری جادو کی صلاحیتیں واپس کر دیں تو میں تمام عمر آپ کا ممنون رہوں گا ۔ جیسے ہی میں عمرو عیار کو ہلاک کر لوں گا میں

اپنا تمام جادو واپس آپ کے حوالے کر دوں گا۔ میں جادو سے اپنی حفاظت کے انتظامات بھی کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔" جوباٹا نے جواب دیا۔

"تو یہ بات ہے ۔۔۔ اصول کے تحت جو طاقت جادو حاصل کرنے کا چلّہ کاٹ رہا ہو اُسے اس کا جادو ہرگز واپس نہیں کیا جاتا، مگر چونکہ تم نے چلے کا ایک تہائی حصہ مکمل کر لیا ہے اور تمہاری جان خطرے میں ہے اس لئے میں تمہاری درخواست مان لیتا ہوں، اور ایک خاص مدّت تک تمہیں تمہارا علم واپس کر دیتا ہوں۔ مگر یاد رکھنا جونہی عمرو عیّار ہلاک ہوا تمہیں تمام جادو واپس کرنا ہو گا۔ ایک لمحہ بھی ضائع کیا تو طاقت جادو تمہیں کبھی نہ مل سکے گا ۔۔۔" ساتاشی دیوتا نے اُسے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔

دیوتا کی بات سُن کر جوباٹا جادوگر کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس کا چہرہ جوش اور مسرت سے کھل اٹھا۔

"میں آپ کے حکم پر عمل کروں گا عظیم دیوتا۔ عمرو عیّار کے مرتے ہی میں اپنا سارا علم فوراً آپ

کے قدموں میں رکھ دوں گا ۔" جوباٹا جادوگر نے بمشکل اپنی خوشی پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔ اب آنکھیں بند کر لو ۔" ساتاشی دیوتا نے کہا۔ اور جوباٹا جادوگر نے فوراً آنکھیں مُوند لیں۔ اور ساتاشی دیوتا کی آنکھوں سے نارنجی رنگ کی روشنی نکلی اور جوباٹا جادوگر پر پڑنے لگی، جوباٹا جادوگر کا سارا جسم نارنجی روشنی میں نہا گیا۔ اِسی وقت اس کے سارے بدن پر آگ بھڑک اٹھی، اور جوباٹا جادوگر نے فوراً گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔

خوفناک دھماکے کے ساتھ اچانک ہر طرف سبز
رنگ کی آگ پھیلی تو اچانک عمرو کو ایک زوردار جھٹکا
لگا۔ اور وہ اُچھل کر کئی فٹ دور جا گرا۔ اس نے
گر کر اُٹھنے میں دیر نہ لگائی، اس نے اٹھ کر دیکھا
تو خوف سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے
سامنے ہر طرف سبز رنگ کی تیز آگ بھڑک رہی
تھی۔ اور اس آگ میں وہاں پہ موجود تمام بونے
بُری طرح تڑپتے ہوئے چیخ رہے تھے، ان کی خوفناک
آوازوں سے پوری فضا گونج رہی تھی اور وہ آگ
سے بچنے کے لئے بری طرح سے ناچتے پھر رہے تھے
دور ایک درخت کے پاس مردہ شہزادی ہاتھ میں ایک
چھوٹی سی انسانی سر والی مشعل لئے کھڑی تھی جس پر

سبز رنگ کی سی آگ لگی ہوئی تھی۔ بونوں کو آگ میں جلتا دیکھ کر اس کا چہرہ فتح و مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا۔ اس کی نگاہ غالباً ابھی تک عمرو پر نہیں پڑی تھی، یہ بات عمرو نے خاص طور پر محسوس کی، چنانچہ وہ فوراً بجلی کی سرعت سے ایک درخت کی آڑ میں ہوگیا۔ شوکاخ کا ہنٹر ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا۔ عمرو چاہتا تو آگے بڑھ کر اس ہنٹر سے اس مردہ شہزادی کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیتا مگر وہ اپنی زنبیل کی وجہ سے پریشان تھا جو مردہ شہزادی نے غائب کر دی تھی۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کس طرح سے وہ مردہ شہزادی سے اپنی زنبیل حاصل کرے ——— سوچتے سوچتے اچانک اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی اور وہ خوشی سے کھل اٹھا۔ اس نے جلدی سے، اپنے لباس میں شوکاخ ہنٹر کو چھپایا پھر اپنی جیب سے روغن عیاری نکال کر جلدی جلدی اپنا حلیہ بدلنے لگا۔ وہ روغن عیاری زنبیل کے علاوہ اپنی خاص جیب میں بھی رکھتا تھا۔

وہ زنبیل ہر وقت اپنے پاس رکھتا تھا مگر بعض اوقات ایسے حالات پیدا ہو جاتے تھے جیسے اب ہوئے

تھے، تو روغن عیاری اس کے بہت کام آتا تھا۔ حلیہ بدل کر اُس نے اپنے کپڑے اتار کر اُسے الٹ کر پہن لیے۔ کپڑے دونوں طرف سے سِلے ہوئے تھے، چند ہی لمحوں بعد۔ وہ ایک نہایت حسین لڑکی کے بھیس میں تھا۔ اس نے درخت کی آڑ سے دیکھا تو آگ بجھ چکی تھی اور وہاں جنگلی بونوں کی جلی ہوئی لاشیں بکھری پڑی تھیں، مردہ شہزادی، ہوا میں تیرتی ہوئی ہر طرف ان بونوں کے درمیان دیکھ رہی تھی، اس کے انداز سے معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کسی خاص چیز کی تلاش میں ہو عمرو سمجھ گیا کہ وہ اسے، ہی تلاش کر رہی ہے۔ وہ چند لمحے اپنی جگہ رکا مردہ شہزادی کی حرکات دیکھتا رہا پھر اچانک اس نے اپنی جگہ پر بُری طرح سے چیخنا شروع کر دیا۔

اس کی چیخیں سُن کر مردہ شہزادی بجلی کی سی تیزی سے چونک کر پلٹی، اس کی نگاہیں اس درخت پر جم گئیں جس کے پیچھے کسی لڑکی کی چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ وہ انتہائی تیزی سے ہوا میں تیرتی ہوئی اس درخت کے عقب میں آئی اور ایک خوبصورت لڑکی کو چلاتے دیکھ کر حیران رہ گئی، لڑکی کی جسامت اُس

کا بھرا بھرا جسم اور اس کے چہرے پر سُرخی دیکھ کر مردہ شہزادی کی آنکھیں مسرت سے چمک اٹھیں۔

"اے لڑکی۔ کون ہو تم ــــ اور یہاں کیا کر رہی ہو؟" مردہ شہزادی نے اسے دیکھ کر کڑکدار آواز میں پوچھا۔

اس کی آواز سُن کر عمرو نے سر اٹھایا پھر اسے دیکھ کر اور زور زور سے رونے لگا۔ اس کا انداز بالکل لڑکیوں جیسا تھا۔

"وہ پتلا سا داڑھی والا بوڑھا ــ وہ مجھے یہاں اٹھا کر لایا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ مجھے آدم خور بونوں کے آگے ڈالے گا۔ اُس نے اپنی جان بچانے کے لئے بونوں کے سردار سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی جگہ ایک صحت مند لڑکی انہیں دے گا۔ وہ ــ وہ ــ مجھے یہاں لایا تھا ــــ اور خود غائب ہو گیا ــــ پھر اچانک ہر طرف سبز رنگ کی آگ جل اٹھی۔ اور وہ سب آدم خور بونے جل کر راکھ ہو گئے ــ" عمرو نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ جیسے وہ موت کے تصور سے خوف زدہ ہو۔

"بوڑھا ــ اوہ ــ کہیں تم عمرو عیار کی بات تو نہیں کر رہی ہو ــ" مردہ شہزادی نے چونک کر پوچھا۔

"عمرو عیار۔ ہاں۔ وہ اپنا یہی نام لے رہا تھا۔ مگر تم اسے کیسے جانتی ہو اچھی بہن۔ کیا وہ تمہیں بھی بونوں کی خوراک بنانے کے لئے یہاں لایا تھا۔" عمرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور مردہ شہزادی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"نہیں ___ وہ میرے خوف سے بھاگا ہے خوبصورت لڑکی ___ اور ان آدم خور بونوں کو بھی میں نے گوشتال کی آگ سے ہلاک کیا ہے۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ وہ بوڑھا کس طرف گیا ہے ___" مردہ شہزادی نے کہا۔

"گوشتال کی آگ کیا مطلب۔ یہ کیسی آگ ہے۔" عمرو نے جان بوجھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ آگ مجھے میرے ساماتاشی دیوتا نے دی ہے۔ اس آگ سے بڑی بڑی چٹانیں ایک لمحے میں پگھل کر پانی بن جاتی ہیں۔ تم نے دیکھا ہو گا یہاں پر موجود ہزاروں بونے کس طرح ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو گئے۔ میں یہی آگ عمرو عیار پر بھی ڈالوں گی تو وہ بھی ان بونوں کی طرح سے جل مرے گا۔" مردہ شہزادی نے جواب دیا۔

"اوہ ___ تو پھر تم غلطی پر ہو اچھی بہن۔ عمرو عیا

نے بتایا تھا کہ اس کے پاس ایک ایسی طاقت ہے جس کی وجہ سے نہ ہی اس پر آگ اثر کرتی ہے اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی ہتھیار۔ وہ اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک اس کی ہمشکل مورتی کو جلا نہ دیا جائے ـــ" عمرو نے فوراً چال چلتے ہوئے کہا۔

"ہمشکل مورتی۔ مگر میں عمرو کی ہمشکل مورتی کہاں سے لاؤں۔ اوہ اس کا مطلب ہے جب تک اس کی ہمشکل مورتی نہیں مل جائے گی تب تک اُسے ہلاک نہیں کیا جا سکتا ـــ" مردہ شہزادی نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اُس نے جلدی میں بتایا تھا کہ اُس کی ہمشکل مورتی اس کی کسی زنبیل میں ہے ـــ اب نہ جانے یہ زنبیل کیا بلا ہے ـــ اور تم اس زنبیل کو کہاں سے تلاش کرو گی۔ واقعی عمرو عیار کو مارنا تمہارے لئے ناممکن سی بات ہے ـــ" عمرو نے مکاری سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

"زنبیل ـــ عمرو عیار کا وہ تھیلا ـــ ہاں وہ اُسے زنبیل ہی تو کہتا ہے۔ مگر وہ تو میرے پاس ہے۔"

مُردہ شہزادی نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔
"کیا کہا تمہارے پاس ہی ہے ــــ بہت خوب
پھر تو تم اسے فوراً مار سکتی ہو۔ کہاں ہے زنبیل
عمرو نے خوشی سے اُچھلتے ہوئے کہا۔
"میرے پاس ــــ یہ دیکھو۔ مُردہ شہزادی نے کہا
اور ساتھ ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ فضا میں
لہرایا تو اس کے ہاتھ میں عمرو کی زنبیل آ گئی۔ اس
نے جلدی سے زنبیل میں ہاتھ ڈالا مگر اُسے زنبیل
میں کچھ نہ مِلا۔
"یہ ــــ کیا ــــ یہ تو بالکل خالی ہے ــــ" وہ حیرت
سے بولی۔
"کیا کہا خالی ہے ــــ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس
نے خود ہی کہا تھا کہ اُس کی جان والی مُورتی اس
کی زنبیل میں ہے ــــ کہیں یہ دوسری زنبیل تو
نہیں ــــ" عمرو نے بھی عیاری سے چونکتے ہوئے
کہا۔
"نہیں اس کے پاس یہی ایک تھیلا تھا۔ جسے وہ
اپنی زنبیل کہتا تھا ــــ" مُردہ شہزادی نے یقین سے کہا
"اوہ پھر اُس کی مورتی کہاں گئی، لاؤ، ذرا

دکھاؤ ــ آخر یہ خالی کیوں ہے ــ ؟" عمرو نے کہا اور
اس کی توقع کے عین مطابق مردہ شہزادی نے زنبیل
اسے دے دی ــ عمرو حیرت زدہ انداز میں زنبیل
میں ہاتھ مارنے لگا۔ جیسے واقعی اپنی ہمشکل مورتی
تلاش کر رہا ہو۔

"کمال ہے یہ تو واقعی خالی ہے ــ ارے ــ وہ
رہا عمرو ــ پکڑو اسے جانے نہ پائے ــ" عمرو نے
اچانک مردہ شہزادی کے عقب میں دیکھتے ہوئے چیخ
کر کہا اور مردہ شہزادی تیزی سے پلٹی۔

"کہاں ہے ــ کہاں ہے۔ وہ حیرت سے اِدھر
اُدھر دیکھتے ہوئے بولی، پھر واپس لڑکی کی جانب
مڑی اور بُری طرح سے ٹھٹھک گئی، لڑکی اپنی جگہ
سے غائب تھی۔

"ارے ــ اچھی لڑکی تم کہاں ہو ــ کہاں چھُپ
گئی ہو تم ــ" اس نے حیرت سے ادھر اُدھر دیکھتے
ہوئے کہا۔ مگر عمرو سلیمانی چادر اوڑھے نہایت اطمینان
سے کھڑا تھا۔ عمرو نے کچھ سوچ کر زنبیل سے بے ہوش کر
دینے والا سفوف نکالا اور اُسے مردہ شہزادی کی جانب
اچھال دیا۔ مردہ شہزادی نے ایک زوردار چھینک ماری

اور زمین پر کسی کٹے ہوئے شہتیر کی مانند گرتی چلی گئی۔ گوشتال کی آگ والی مشعل اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ اسے بے ہوش ہوتے دیکھ کر عمرو نے خوشی سے بھرپور نعرہ لگایا اور اس نے سلیمانی چادر اتار کر واپس زنبیل میں رکھ لی، پھر اس نے جلدی سے گوشتال کی مشعل پکڑی اور شوکاخ کا ہنٹر نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

پھر اس نے کچھ سوچ کر مردہ شہزادی کو اچھی طرح سے باندھ لیا۔ اور زنبیل سے ایک شیشی نکال کر اس کا ڈھکن کھول کر اس کی ناک سے لگا دیا۔ مردہ شہزادی نے ایک زوردار چھینک ماری اور اس نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔ خوبصورت لڑکی کے ہاتھوں میں شوکاخ کا ہنٹر اور گوشتال کی آگ دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔

"کک ۔۔۔ کون ہو تم ۔۔۔" وہ ہکلائی، خوف سے اس کا چہرہ پھیکا پڑ رہا تھا۔

"تمہارا شکار۔ خواجہ عمرو عیار ۔۔۔"، عمرو نے مردانہ آواز میں سینے پر ہاتھ رکھ کر شاہانہ انداز میں جھکتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا۔ تت ۔ تم ۔ تم عمرو ہو ۔۔۔؟" مردہ شہزادی

خوف سے آنکھیں پھاڑتی ہوئی بولی۔

"بالکل ـــ تمہیں کوئی اعتراض ہے کیا ـــ ؟" عمرو مسکرایا۔ پھر یکدم سنجیدہ لہجے میں کہنے لگا۔ مردہ شہزادی، تم دیکھ رہی ہو کہ اس وقت میرے ہاتھ میں نہ صرف شوکاخ کا ہنٹر ہے بلکہ تمہاری گوشتال کی آگ بھی ہے۔ میں چاہوں تو ابھی ایک لمحے میں تمہیں جلا کر راکھ کر سکتا تھا مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔ مجھے تمہاری ضرورت تھی۔ اگر میرا ساتھ دینے کا وعدہ کرو، تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا ـــ" عمرو نے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا چاہتے ہو ـــ ؟" مردہ شہزادی نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اگر اُسے موقع ملے تو وہ ایک لمحے میں عمرو کو چیر پھاڑ کر رکھ دے۔

"جوباطم جادوگر کہاں رہتا ہے۔ میں اس جادوگر کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں اور اسے کس طرح سے ہلاک کر سکتا ہوں۔ شہزادی لبنیٰ اور مہ لقا کہاں ہے۔ تم نے انہیں کہاں رکھا ہے ـــ" عمرو نے ایک ہی سانس میں تمام سوال کر ڈالے۔

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں ابھی تمہارے سوالوں کے جواب دیتی ہوں ۔" مردہ شہزادی نے نفرت سے ہنکارہ بھر کر کہا اور اس نے فوراً آنکھیں بند کر لیں ۔ اسی وقت اچانک عمرو کے قریب آگ کا ایک گولا سا چمکا اور وہاں ایک دیو قامت انسان آ موجود ہوا اس دیو نما انسان کا جسم بے حد موٹا اور پھیلا ہوا تھا اور اس کا رنگ گہرا سیاہی مائل تھا ۔ اس کے جسم پر دو بڑے بڑے پَر بھی تھے ۔

"توباش ۔ اس بدبخت کو پکڑ لو اور فوراً مار ڈالو ۔" مردہ شہزادی اچانک زور سے چیخی ۔ عمرو اس خوفناک انسان کو دیکھ کر بُری طرح سے چونکا ۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا ، توباش کے ہاتھ سے چمکتی ہوئی لہریں نکلیں اور عمرو کے ہاتھ میں موجود ہنٹر پر پڑیں ۔ دوسرے ہی لمحے ہنٹر عمرو کے ہاتھ میں جل کر راکھ ہو گیا ۔ عمرو نے بوکھلا کر جلا ہوا ہنٹر ہاتھ سے چھوڑ دیا ۔ ٹھیک اُسی لمحے اس پر ایک بھاری جال آ گرا ۔ جونہی عمرو

جال میں قید ہوا۔ توباش نے نہایت تیزی سے
کوئی منتر پڑھ کر جال پر پھونکا۔ تو جال پر
ایک شعلہ سا لپکا اور وہ اچانک بُری طرح
سے جلنے لگا۔ آگ نے جال کو مکمل طور
پر اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔

"گھبراؤ نہیں جوباٹا جادوگر۔ یہ آگ میں نے لگائی ہے، اس سے تمہیں کسی قسم کا کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ کچھ دیر تک یونہی آنکھیں بند کر کے کھڑے رہو، تمہاری ساری طلسمی قوتیں تمہیں واپس مل جائیں گی ـــ" ساتاشی دیوتا کی بات سُن کر جوباٹا جادوگر نے اطمینان کا سانس لیا اور دوبارہ آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو گیا۔ اس کا سارا بدن کچھ دیر تک آگ کا شعلہ بنا رہا پھر آہستہ آہستہ اس کی آگ ماند پڑتی چلی گئی۔ جُوں جُوں آگ کی حدت کم ہو رہی تھی، جوباٹا جادوگر کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں ایک غیر مرئی قوت سرایت کرتی جا رہی ہو۔ کچھ ہی دیر بعد آگ اس کے جسم سے مکمل

شعلہ پر بجھ گئی۔ اور جوباٹا جادوگر نے نہایت مسرت بھرے انداز میں آنکھیں کھول دیں۔

ساتاشی کا بُت بے جان ہو چکا تھا۔ جوباٹا جادوگر نہایت مسرت بھرے انداز میں دیوتا کے کمرے سے باہر آ گیا۔

جونہی وہ کمرے سے باہر نکلا اچانک اس کا ایک محافظ گھبرائے ہوتے انداز میں دوڑتا ہوا اس کی جانب آیا۔

"کیا ہوا۔ شنگو تم اِس قدر گھبرائے ہوتے کیوں ہو۔؟" جوباٹا جادوگر نے اس کے قریب آنے پر حیرت سے پوچھا۔

"آقا۔ وہ شہزادی لبنیٰ قید خانے سے فرار ہو گئی ہے۔" محافظ نے بوکھلائے ہوتے لہجے میں کہا۔ اور جوباٹا جادوگر اس کی یہ بات سُن کر بُری طرح سے اُچھل پڑا۔

"کیا کہا ــــ تم ہوش میں تو ہو۔ کیسے فرار ہو گئی وہ۔ تم نے اُسے تلاش کیوں نہیں کیا ــ؟" جوباٹا جادوگر نے چیختے ہوتے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ میں حسبِ معمول اُسے سہ پہر کا کھانا دینے

کے لئے اُس کی کوٹھڑی میں گیا۔ مگر وہ کوٹھڑی میں نہیں تھی۔ نہ صرف شہزادی لبنیٰ بلکہ وہاں سے مہ لقا بھی غائب ہے، میں نے اور دوسرے محافظوں نے محل کا ایک ایک کونہ چھان مارا ہے لیکن نہ شہزادی کا کہیں پتہ چلتا ہے اور نہ ہی مہ لقا کا —" محافظ نے سہمے ہوئے لہجے میں بتایا اور غصے سے جوباٹا جادوگر نے اپنا سر پیٹ ڈالا۔

"اُلو کے پٹھے۔ یہ تم کہہ رہے ہو، وہ دونوں، میری بہن مُردہ شہزادی کے شکار تھے، کہاں گئیں وہ۔ جاؤ انہیں ہر طرف تلاش کرو، اگر وہ نہ ملیں تو مردہ شہزادی میرا جینا حرام کر دے گی۔ جاؤ دفع ہو جاؤ —" جوباٹا جادوگر غصے سے دھاڑا۔

"مگر — آقا —" محافظ نے پریشانی سے کچھ کہنا چاہا۔

"میں کچھ نہیں سُننا چاہتا، جاؤ۔ انہیں ہر صورت میں ڈھونڈھو۔ اگر وہ دونوں نہ ملیں تو میں تم سب کو زندہ دفن کر دوں گا —" جوباٹا جادوگر نے نہایت غضبناک لہجے میں کہا اور محافظ سہم کر جلدی سے وہاں سے بھاگ گیا اور جوباٹا غصے سے کھولتا ہوا اپنے مخصوص کمرے میں آ گیا۔ پھر اُس نے جلدی سے

کوئی منتر پڑھ کر ہوا میں پھونک ماری تو فوراً ایک طلسمی کبوتر نمودار ہوا۔

"طلسمی کبوتر، جلدی سے پتہ کرو کہ مردہ شہزادی کہاں ہے اور اس نے ابھی تک عمرو عیار کو ہلاک کیا ہے یا نہیں"۔

اس نے طلسمی کبوتر کو دیکھ کر نہایت تحکمانہ لہجے میں کہا اور طلسمی کبوتر ایک لمحے کے لئے غائب ہو گیا۔ پھر فوراً ہی نمودار ہوا۔

"آقا۔ عمرو عیار کو مردہ شہزادی کے غلام توباش نے جال میں قید کر کے زندہ جلا دیا ہے۔ وہ آگ میں بُری طرح سے جل رہا ہے۔ بس چند ہی لمحوں میں ہلاک ہو جائے گا"۔

"اوہ ــ اس کا مطلب ہے عمرو مُردہ شہزادی کے قبضے میں آ گیا ہے۔ اوہ ــ یہ تو بہت بُرا ہوا ــ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے وعدے کے مطابق اپنا سارا حاصل کیا ہوا جادو ساتاشی دیوتا کو واپس کرنا ہو گا ــ اوہ ــ یہ جادو تو میں نے عمرو کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ ایک خاص مقصد کے لئے حاصل کیا ہے۔ اب میں کیا کروں ــ" جوباٹا جادوگر

اپنے آپ سے بڑبڑانے لگا۔ اس کے ماتھے پر بے شمار شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔

"طلسمی کبوتر، فوراً مردہ شہزادی کو میرا پیغام پہنچاؤ کہ وہ عمرو عیار کو مرنے سے بچالے اور اُسے زندہ گرفتار کر کے میرے سامنے لے آئے۔ ہمیں اس کی زندگی کی سخت ضرورت ہے۔ اگر وہ مر گیا تو ہماری زندگی بھی ختم ہو جائے گی۔ جاؤ جلدی جاؤ اس سے قبل کہ عمرو مر جائے اُسے فوراً یہاں لے آؤ۔ جاؤ ـــــ" اچانک کچھ سوچ کر اُس نے کبوتر سے کہا۔

"بہت بہتر آقا۔ ایسا ہی ہو گا ـــــ" طلسمی کبوتر نے سر جھکا کر کہا اور ایک جھماکے سے غائب ہو گیا۔ اُس کے غائب ہوتے ہی جوباٹا جادوگر کو شہزادی لبنیٰ اور مہ لقا کا خیال آیا۔

"اوہ۔ میں شہزادی لبنیٰ اور مہ لقا کو تو بھول ہی گیا۔ آخر یہ کوٹھڑی سے فرار کس طرح سے ہوئیں اور غائب کہاں ہو گئیں ـــــ" اُس نے سوچا۔ پھر اُس نے منتر پڑھ کر دل ہی دل میں اِن دونوں کا تصوّر کیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ اس بُری طرح سے اُچھلا۔ جیسے اچانک اُس کے پاؤں پر کسی سانپ نے

ے کاٹا ہو۔

اوہ — یہ — یہ کیسے ہو سکتا ہے — یہ — یہ
ممکن ہے —" وہ حلق کے بل چیخا۔ اس کی
ھیں مارے حیرت کے پھٹی جا رہی تھیں۔ اس نے
ت تیزی سے ایک منتر پڑھا۔ ٹھیک اسی لمحے
ں کے قدموں کے پاس سے زمین پھٹی اور وہاں
ک چوکور خلا نمودار ہوئی۔ اس خلا کے نمودار ہوتے
جوباما جادوگر نے نہایت پھرتی سے اس خلا میں
نگ لگا دی۔ اسے ہلکا سا جھٹکا لگا اور وہ کسی
کی مانند نہایت تیزی سے نیچے گرتا چلا گیا۔ چند
ں بعد اس کے قدم دوبارہ زمین سے جا لگے۔ اور
تیزی سے سامنے موجود راہداری میں بھاگتا چلا گیا۔
ف راہداریوں سے ہوتا ہوا وہ ایک بہت بڑے
وازے کے قریب آ کر رک گیا۔ دروازہ کھلا دیکھ
اس کے اعصاب تن گئے، اور اس کی آنکھوں میں
یشانی کے سائے لہرانے لگے۔ دروازے سے نیچے کی
ب سیڑھیاں جاتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔
باما جادوگر فوراً ان سیڑھیوں سے نیچے اترتا چلا گیا۔ ابھی
دو تین سیڑھیاں ہی اترا تھا کہ اچانک اس کے عقب

سے ایک کڑکدار آواز اُبھری۔ ساتھ ہی نوکیلی چیز اس کی
گردن سے آ لگی۔

"خبردار اسی جگہ رُک جاؤ ــــ اگر تم نے
جگہ سے ایک بھی قدم آگے بڑھانے کی کوشش
تو تلوار سے تمہاری گردن اڑا دوں گی ــــ" اور
جادوگر اپنی جگہ ٹھٹھک کر رُک گیا۔

"ماہ لقا تم یہاں کیسے پہنچ گئیں اور شہزادی
کہاں ہے ــــ" جوباٹا جادوگر نے لڑکی کی آواز پہچان کر
بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم یہاں کس طرح سے پہنچی ہیں۔ اس بات
کو بھول جاؤ اور خاموشی سے واپس پلٹ جاؤ ــ"
اس کے عقب سے مہ لقا نے غراتے ہوئے
میں کہا۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔ میری نیلی کھوپڑی ــ اوہ"
جوباٹا جادوگر کہتے کہتے اچانک بُری طرح سے
پڑا۔ پھر وہ مہ لقا کی تلوار کی پرواہ کئے بغیر
برق رفتاری سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

"رُک جاؤ۔ جوباٹا جادوگر رک جاؤ ــ" اس کے
سے مہ لقا گرجی۔ جوباٹا جادوگر نے نہایت غصے

عالم میں اس کی جانب پلٹ کر دیکھا۔ اس کی آنکھوں
ے سبز رنگ کی روشنی نکل کر نیچے آتی ہوئی
لقا پر پڑی اور مہ لقا چکرا کر سیڑھیوں پر گری
لڑھکتی ہوئی نیچے گرتی چلی گئی۔ وہ بے ہوش ہو
چکی تھی۔
ہونہہ۔ جوبا عالم جادوگر کا مقابلہ کرنے چلی تھی —"
جوبا عالم جادوگر نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا
اور مڑ کر تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔
جونہی اس نے آخری سیڑھی پر قدم رکھا اس
کمر پر اچانک ایک زوردار لات لگی اور اس
ے منہ سے ایک تکلیف دہ چیخ نکلی اور وہ اچھل
منہ کے بل زمین پر جا گرا۔ ٹھیک اسی لمحے
خانے میں ہر طرف گہرا اندھیرا پھیلتا چلا گیا۔

"ارے یہ کیا۔ مجھے زندہ بھوننے کا ارادہ ہے
کیا۔۔۔؟" آگ دیکھ کر عمرو بُری طرح سے چیخ اُٹھا
ٹھیک اسی لمحے ایک جھماکا ہوا اور جال کے عین
اوپر طلسمی کبوتر نمودار ہوا اور فوراً جال پر گر گیا۔
جونہی وہ جال پر گرا۔ ایک جھماکے کے ساتھ آگ
اور جال دونوں یکلخت غائب ہو گئے۔

"اوہ ۔۔۔ یہ کیا۔ کون ہو تم اور تم نے آگ
کیوں بُجھا دی ہے۔۔۔؟" طلسمی کبوتر کو دیکھ کر مرد
شہزادی زور سے گرجی۔ توباش بھی غضیلی نگاہوں سے
کبوتر کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"آقا جوباٹا جادوگر نے عمرو عیار کو زندہ سلامت
لانے کا حکم دیا ہے۔ تم دونوں اسے لے کر فوراً

ان کے حضور پہنچو ۔" طلسمی کبوتر نے کہا اور ایک جھاکے سے وہاں سے غائب ہو گیا۔

" ہونہہ ۔ ایک تو میں جوباٹا کی ان عادتوں سے بےحد تنگ ہوں، کبھی وہ عمرو کو مارنے کا کہتا ہے اور کبھی اسے زندہ لانے کا۔ مجھے تو اس کا دماغ خراب معلوم ہوتا ہے۔ توباش اس بڈھے کو لے چلو جوباٹا کے پاس نہ جانے کیوں وہ اسے زندہ چھوڑ رہا ہے ۔" مردہ شہزادی نے پہلے بڑبڑا کر پھر توباش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ توباش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے جھپٹ کر عمرو کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا اور پَر پھڑپھڑاتا ہوا عمرو کو لے کر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ مردہ شہزادی بھی اس کے پیچھے اڑنے لگی۔ کچھ ہی دیر بعد وہ ایک بہت بڑے سفید رنگ کے محل کی چھت پر اُتر گئے۔ توباش عمرو کو دونوں ہاتھوں میں کسی کھلونے کی مانند اٹھائے ہوئے زینوں کی جانب بڑھتا گیا۔ زینوں سے ہوتا ہوا وہ محل میں آ گیا اور پھر وہ مختلف راہداریوں سے ہوتا ہوا ایک بہت بڑے کمرے میں آ گیا جہاں ہر طرف بڑے بڑے پنجرے ایک خاص ترتیب سے

رکھے ہوئے تھے، ان پنجروں میں بہت سے انسان بند نظر آ رہے تھے، ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی، چند پنجروں میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی دکھائی دے رہے تھے۔ توباش عمرو کو لئے ہوئے ایک بہت بڑے پنجرے کے قریب آ گیا۔ یہ پنجرہ خالی تھا۔ توباش نے پنجرے کو ہاتھ لگایا تو پنجرے کا دروازہ اپنے آپ کھلتا چلا گیا۔ توباش نے عمرو کو نہایت بیدردی کے ساتھ پنجرے میں پٹخ دیا۔ عمرو کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور وہ توباش کو برا بھلا کہنے لگا۔ توباش نے کچھ پڑھ کر پنجرے کے دروازے پر پھونکا تو دروازہ غائب ہو گیا۔ اب پنجرہ ہر طرف سے موٹی موٹی سلاخوں سے بند تھا۔ اور توباش لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمرو نے دوسرے پنجروں میں جھانکا۔ وہاں لوگ بیحد پریشان اور اداس اداس بیٹھے نظر آ رہے تھے، انہوں نے عمرو کی جانب ایک بار بھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا، شاید وہ اپنی زندگی سے بیحد مایوس ہو چکے تھے۔

"کیا بات ہے بھائیوں اور بہنوں۔ تم سب اس قدر اداس اور پریشان کیوں ہو۔ کیا تم سب کی

بکریاں چوری ہو گئی ہیں یا کسی نے تمہاری دُمیں کاٹ
لی ہیں ؟" عمرو نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے
کہا۔ اس کی آواز سُن کر سب لوگ حیرت سے
عمرو کی جانب دیکھنے لگے۔
"ارے بھائی آپ لوگ خاموش کیوں ہیں۔ اور
میری طرف اس طرف اس طرح کیوں دیکھ رہے
ہیں۔ میں بھی آپ کی طرح انسان ہوں کوئی بندر
یا بن مانس تو نہیں ہوں ___" عمرو نے چہکتے ہوئے کہا
آگ میں مرنے سے یہ قید خانہ اُسے بھلا محسوس ہو
رہا تھا۔
"یہاں آنے کے بعد ہر انسان، انسان سے بندر
اور بن مانس ہی بن جاتا ہے بھائی، تم یہاں نئے
آئے ہو۔ جب تم یہاں کے حالات اور یہاں کھیلے
جانے والا خونی منظر دیکھو گے تو تمہاری بھی ہماری
طرح سے سٹی گم ہو جائے گی ___" ایک شخص
نے نہایت اُداس لہجے میں کہا۔
"ہائیں۔ سٹی گم ہو جائے گی، وہ کیسے ___" عمرو
منہ بچلا کر بولا۔
"ابھی چند لمحوں بعد جب خوفناک شکلوں والے

آگ کے پُتلے تمہاری گردن کاٹ کر سارا خون ایک پیالے میں ڈال کر لے جائیں گے تب سٹی کا مطلب خود بخود معلوم ہو جائے گا ــــ" دوسرے نوجوان نے منہ بنا کر کہا۔

"ہونہہ۔ کون میری گردن کاٹ سکتا ہے ــــ میرا نام عمروعیار ہے۔ خواجہ عمروعیار۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ہزاروں جادوگروں کی گردنیں مروڑی ہیں۔ بڑے بڑے دیو میرے آگے گھٹنے ٹیک چکے ہیں، سینکڑوں جن روزانہ مجھے صبح شام سلام کرنے آتے ہیں۔ پھر بھلا کس میں دم ہے کہ وہ عمروعیار کی گردن کاٹے ــــ" عمرو نے سینہ پھلاتے ہوئے فخریہ لہجے میں کہا۔

"عمروعیار ــــ کیا تمہارا نام عمروعیار ہے ــــ" سب لوگ چونک کر اُسے دیکھنے لگے۔

"ہاں۔ کیا تم لوگوں کو شک ہے ــــ؟" عمرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر تم عمروعیار ہوتے تو توباش کا مقابلہ کر کے اُسے ختم نہ کر دیتے ــــ" ایک لڑکی نے کہا اور دوسرے اس کی بات پر تائید میں سر ہلانے لگے۔

"ارے وہ تو میں یہاں تک پہنچنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اُسے کچھ نہیں کہا ورنہ توباش تو میرے دائیں ہاتھ کی مار ہے ___" عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

"اچھا تو تم یہاں پنجرے میں قید ہونے کے لئے آئے تھے ___" ایک لڑکی عمرو کی طرح منہ بناتے ہوئے بولی۔

"جی نہیں۔ اِس جادوگر کے محل تک پہنچنے کے لئے۔ پنجرے میں تو میں آرام کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اس میں سے تو جب چاہوں نکل سکتا ہوں۔" عمرو نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ منہ اور مسور کی دال، اس پنجرے سے نکلنا کوئی آسان بات نہیں ہے یہ طلسمی پنجرہ ہے، اِس میں کوئی دروازہ نہیں ہے۔ اِسے توباش کھول سکتا ہے یا خود جوباٹا جادوگر یا پھر اِس کے غلام آگ کے پتلے ___ تم اِس پنجرے کو کھول ہی نہیں سکتے پھر اس پنجرے سے نکلو گے کیسے۔"

"یہ پنجرہ۔ ہا۔ ہا۔ یہ پنجرہ تو میرے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا ___" عمرو نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"ہونہہ۔ بڑی بڑی ہانک رہے ہو اگر واقعی بڑ
عیّار ہو تو نکل کر دکھاؤ تم اس پنجرے سے م
تب ہم تمہیں جانیں ـــــ" ایک لڑکی نے طنزیہ لہجے
میں کہا۔

"یہ بات ہے۔ ابھی لو۔ دیکھنا اس پنجرے کو
میں ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ مجھے توباش خود آ
کر نہایت عزت و احترام سے نکالے گا۔" عمرو نے
کہا۔

"توباش اور تمہیں عزت سے نکالے گا۔ واہ یہ
بھی خوب کہی تم نے۔ واقعی تم پاگل دکھائی دیتے ہو،
توباش جس نے تمہیں نہایت بیدردی سے پنجرے
میں پھینکا تھا۔ اُسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ تمہیں
پنجرے سے آ کر نہایت احترام سے باہر نکالے۔"
اُسی لڑکی نے عمرو کو چڑاتے ہوتے کہا۔

"یہی تو میرا کمال ہے۔ دیکھنا چاہتے ہو تو ابھی لو
اس میں بھلا پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔"
عمرو نے کہا۔ پھر اس نے اچانک اپنا پیٹ پکڑ کر
زور زور سے چیخنا چلانا شروع کر دیا۔

"ہائے، ہائے میں مرا۔ ہائے میرا پیٹ۔ ہائے،

وہ ___ میں مر گیا۔ ارے کوئی ہے ___ کوئی ہے یہاں ___ اُف میرے پیٹ میں شدید درد ہو رہا ہے کوئی ہے ___ او بھائی توباش کہاں مر گئے یہاں آؤ جلدی کرو ___ ہائے۔ ہائے ___" اس کے چیخنے چلانے کی آواز سن کر توباش تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف آ گیا۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے کیوں خواہ مخواہ شور مچا رہے ہو ___" اس نے پنجرے کے قریب آ کر عمرو کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہائے۔ توباش ___ میرا پیٹ ___ اف ___ درد سے میرا بُرا حال ہو رہا ہے ___ میں مر رہا ہوں۔ تم مجھے بچا لو ___ مجھے بچا لو جلدی کرو ___ نہیں تو میں مر جاؤں گا ___" عمرو نے تکلیف سے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور گر کر اس بُری طرح سے لوٹنے لگا جیسے واقعی وہ شدید تکلیف میں مبتلا ہو۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا پیٹ پکڑ رکھا تھا۔

"آخر بات کیا ہے ___ کیا ہوا تمہارے پیٹ کو ___" توباش نے اس بار قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے زہر کھا لیا ہے ___ تم نے مجھے یعنی خواجہ

عمروعیار کو پنجرے میں بند کر دیا تھا۔ یہ میرے لئے نہایت توہین کی بات تھی — میں نے سوچ لیا کہ اب میری اس دنیا میں کوئی قدر نہیں، مجھے مر ہی جانا چاہیئے اس لئے میں نے زہر کھا لیا۔ اب۔ ہائے، ہائے میرے پیٹ کی رگیں کٹتی جا رہی ہیں — میں مر رہا ہوں۔ توباش — تم جیت کر بھی ہار گئے اور میں ہار کر بھی جیت گیا۔ میں مر رہا ہوں۔ میرے مرتے ہی تمہاری دیوی تم سے میرے متعلق پوچھے گی پھر تم اُسے کیا جواب دو گے۔ ہا۔ ہا۔ وہ تمہیں بھی مار دے گی۔ ہا۔ ہا۔" عمرو نے بُری طرح کراہتے ہوئے اور بے ہنگم قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ توباش کی پیشانی پر واقعی شکنوں کا جال پھیل گیا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے عمرو زہر کھا کر پاگل ہو گیا ہے کبھی روتا ہے اور کبھی قہقہے لگاتا ہے۔

"اوہ — یہ تم نے کیا کیا۔ تمہیں اگر کچھ ہو گیا تو میں مردہ شہزادی کو کیا جواب دوں گا۔ اوہ — مت مرو — مت مرو — ورنہ وہ مجھے سچ مچ مار دے گی —" توباش نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔ تمام لوگ پنجرے کی سلاخوں سے لگے عمرو اور توباش

جانب دیکھ رہے تھے۔
"نہیں میں مروں گا۔ ضرور مروں گا۔ اب مجھے
مرنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی اور
میرے ساتھ ہی تمہارا کھیل بھی ہمیشہ کے لئے ختم
ہو جائے گا اور تم کنوارے ہی مر جاؤ گے۔ ہا۔ ہا۔
ہا۔" عمرو نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔
"نہیں نہیں۔ میں واقعی ابھی تک کنوارہ ہوں،
میں ابھی مرنا نہیں چاہتا۔ مت مرو عمرو مت
مرو — اُف میں کیا کروں —" وہ بُری طرح سے
اپنے ہاتھ مَلنے لگا۔
"ہا۔ ہا۔ ہا۔ میں مر رہا ہوں۔ میں تمہیں ہرگز یہ
راز نہیں بتاؤں گا کہ اگر مجھ پر پھولوں کی تازہ
پتیاں نچھاور کی جائیں اور مجھے نہایت عزت و احترام
کے ساتھ پنجرے سے نکال کر باہر کھلی فضا میں لے
جایا جائے تو میں بچ سکتا ہوں۔ میں کیوں بتاؤں
ہا۔ ہا۔ میں نہیں بتاؤں گا —" عمرو نے نہایت عیاری
سے کہا اور تو باش بری طرح سے چونک اٹھا اس
کے لبوں پہ یکلخت مسکراہٹ عود آئی۔
"ہونہہ احمق — تم نے خود ہی بتا دیا۔ اب تم

نہیں مرو گے۔ میں تمہیں نہیں مرنے دوں گا۔" اس نے مسکراتے ہوئے معتمدانہ لہجے میں کہا پھر وہ نہایت تیزی سے واپس دوڑ گیا۔ عمرو نے اسے روکنے کی ذرا کوشش نہ کی۔

"کیوں دوستو۔ دیکھی میری عیاری۔ اب دیکھو وہ میرے لیئے پھول لینے گیا ہے وہ مجھے نہایت عزت و احترام سے پنجرے سے باہر نکال لے گا ——"
عمرو نے مسکرا کر اٹھتے ہوئے کہا اور کپڑے جھاڑنے لگا۔

"ہمیں تم پر اعتبار آ گیا۔ اتنی عیاری اور مکاری واقعی عمرو عیار ہی دکھا سکتا ہے۔ عمرو بھائی آزاد ہو کر ہمیں بھول مت جانا۔ ہمیں بھی ساتھ لے جانا، ہم ساری عمر تمہارے غلام بن کر رہیں گے ——" ایک شخص نے اس کے آگے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ اور عمرو کا سینہ فخر سے کئی انچ پھول گیا۔ اسی وقت توباش بھاگتا ہوا اندر آ گیا۔ عمرو نے اس کی جانب دیکھا پھر اس کے ہاتھ میں پھولوں کی جگہ ایک بہت سخت اور مضبوط کوڑا دیکھ کر

وہ خوف سے لرز اٹھا۔ توباش نہایت غصے میں معلوم ہوتا تھا۔ وہ غصے سے تنتناتا ہوا عمرو کے پنجرے کے قریب آیا۔ اس نے پھونک ماری تو پنجرے پر ایک خلا نمودار ہوئی۔

"باہر نکلو عمرو میں ابھی تمہارے پیٹ کا درد ٹھیک کرتا ہوں۔ تم کیا سمجھتے تھے کہ میں تمہاری باتوں میں آ جاؤں گا۔ میں کمرے کے باہر پہرہ دے رہا تھا اور میں نے تمہاری تمام باتیں سن لی تھیں۔ اب میں تمہیں ایسی سزا دوں گا کہ تم تو کیا تمہاری نسلیں بھی تمہاری بدبودار لاش پر تھوکتی رہیں گی۔ نکلو باہر ـــ" توباش نے انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا اور عمرو لرزتا کانپتا پنجرے سے باہر آ گیا۔ اس کا چہرہ خوف اور دہشت کی شدت سے بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔

کمر پر لات پڑتے ہی جوباٹا جادوگر کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ منہ کے بل عین کمرے کے درمیان آ گرا۔ وہ سانپ کی مانند تیزی سے پلٹا ۔۔ پھر دوسرے ہی لمحے وہ اپنی جگہ ساکت رہ گیا۔ اس کے سامنے شہزادی لبنیٰ کھڑی تھی۔ جس چیز کو دیکھ کر جوباٹا کی جان نکلی تھی وہ نیلے رنگ کی کھوپڑی تھی جسے شہزادی لبنیٰ نے دائیں ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔

شہزادی لبنیٰ تم اور یہ کھوپڑی ۔۔۔" حیرت اور خوف سے وہ فقرہ بھی مکمل نہ کر سکا۔

"ہاں یہ ناگاشا کی کھوپڑی ہے جس میں تمہاری جان ہے تم اگر اتفاق سے اپنی موت کا راز اپنی بہن مردہ شہزادی کو نہ بتاتے تو مجھے قیامت تک اس کے بارے میں علم نہ ہوتا جس وقت تم

اپنی موت کا راز اپنی بہن کو بتلا رہے تھے اس وقت تم ہمارے قید خانے کے قریب کھڑے تھے۔ میں نے یہ راز سن کر فیصلہ کر لیا کہ میں ہر صورت میں اس ناگاشا کی نیلی کھوپڑی حاصل کروں گی جس میں تمہاری جان ہے۔ چنانچہ میں مہ لقا کے ساتھ نہایت چالاکی سے فرار ہوئی اور ڈھونڈتی ہوئی آخرکار تمہارے اس تہہ خانے میں آ گئی۔ تم نے اس کھوپڑی کی حفاظت کے لئے بے حد ناقص انتظامات کر رکھے تھے اس لئے میں نہایت آسانی سے اس کھوپڑی تک پہنچ گئی۔ اب تمہاری جان میرے قبضے میں ہے —" شہزادی لبنیٰ نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ — شہزادی۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ یہ تو عام سی کھوپڑی ہے۔ بھلا اس میں میری جان کس طرح سے ہو سکتی ہے۔ لاؤ۔ یہ کھوپڑی مجھے دے دو — لاؤ شاباش —" جوباٹا جادوگر نے جلدی سے کہا۔

"ہونہہ مجھے احمق نہ بناؤ بیوقوف۔ اگر اس کھوپڑی میں تمہاری جان نہیں ہے تو تمہارا اسے میرے ہاتھ میں دیکھ کر رنگ کیوں اڑا ہوا ہے، اور تم اسے آگے

بڑھ کر میرے ہاتھوں سے چھین کیوں نہیں لیتے۔"
"تمہیں اچھی شہزادی۔ مجھے اس کا چھیننا اچھا نہیں لگتا۔ لاؤ اسے میرے حوالے کردو۔ دیکھو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا تم کو میں واپس تمہارے محل پہنچا دوں گا۔ لاؤ اچھی شہزادی یہ بہت قیمتی کھوپڑی ہے اسے مجھے واپس کر دو ــــ" جوباٹا نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"ہرگز نہیں یہ کھوپڑی میں تمہیں کسی قیمت پر نہیں دوں گی، اب تمہیں میرا ہر حکم ماننا ہو گا۔ اگر تم نے میری حکم عدولی کی تو یاد رکھو میں اس کھوپڑی کو توڑ دوں گی اور اس کھوپڑی کے ٹوٹتے ہی تم ہلاک ہو جاؤ گے ــــ" شہزادی لبنیٰ نے ہونٹ چباتے ہوئے بیحد کرخت لہجے میں کہا اور جوباٹا جادوگر کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔

"نن ــ نہیں ــ شہزادی لبنیٰ ــــ تم ایسا نہیں کرو گی ــــ میں تمہارا ہر حکم مانوں گا۔ میں تمہارا غلام ہوں ادنیٰ غلام ــــ" جوباٹا جادوگر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور سینے پر ہاتھ رکھ کر قدرے رکوع کے بل جھک گیا۔ اسی وقت اچانک سامنے دیوار پر

عمرو عیار کی تصویر نمودار ہوئی، اس تصویر میں عمرو بیحد خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"تو جوباٹا جادوگر میں عمرو عیار کو لے آئی ہوں، تصویر کو دیکھ کر بتاؤ کیا یہی وہ عمرو عیار ہے" — مردہ شہزادی کی تیز آواز اُبھری۔

جوباٹا جادوگر کے ساتھ ساتھ شہزادی لبنیٰ نے بھی چونک کر دیوار کی جانب دیکھا۔

"اوہ — عمرو بھائی — یہ کیا — تم یہاں کیسے آ گئے —" عمرو عیار کا خوفزدہ چہرہ دیکھ کر شہزادی لبنیٰ کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"تم جواب کیوں نہیں دے رہے جوباٹا — ارے یہ کیا — تمہاری طلسمی کھوپڑی اس لڑکی کے ہاتھ میں ہے اوہ — اور تم اس قدر خوفزدہ کیوں ہو —" مردہ شہزادی کی اچانک چونکتی ہوئی آواز اُبھری۔

"اس کا جواب میں تمہیں دیتی ہوں مردہ شہزادی، تمہارے بھائی کی جان اس وقت میرے قبضے میں ہے، اگر میں چاہوں تو اسے ابھی اور اسی وقت ہلاک کر سکتی ہوں، اگر تم اپنے بھائی کی خیریت چاہتی ہو تو عمرو بھائی کو لے کر فوراً یہاں آ جاؤ —" شہزادی

لبنیٰ نے اچانک چیخ کر کہا۔
"یہ کیا بکواس ہے ــــ تم مجھے حکم دے رہی ہو،
جوباٹا یہ سب کیا ہے ــــ؟" مردہ شہزادی کی چیختی ہوئی
آواز اُبھری۔
"یہ ٹھیک کہہ رہی ہے ــــ میری بہن ــــ اس کا
کہا مانو ــــ اور عمرو عیار کو یہاں لے آؤ، میری زندگی
اس کے رحم و کرم پر ہے ــــ" جوباٹا جادوگر نے پریشان
لہجے میں کہا۔
"اوہ ــــ تو یہ بات ہے ــــ" مردہ شہزادی نے
کہا پھر اچانک ایک جھماکے کے ساتھ وہ کمرے میں
آموجود ہوئی، شہزادی لبنیٰ اسے دیکھ کر جلدی سے
پیچھے ہٹ گئی۔
"عمرو بھائی کہاں ہیں ــــ؟" اس نے مردہ شہزادی کی
جانب دیکھتے ہوئے کہا۔
"ہوں ــــ" مردہ شہزادی نے اس کی جانب نفرت بھری
نگاہوں سے دیکھتے ہوئے ہنکارہ بھرا پھر دائیں طرف
منہ کر کے دھیرے سے بولی۔
"توباش، عمرو عیار کو یہاں لے آؤ ــــ" اس وقت دو
بار شعلے چمکے اور ایک پروں والا سیاہ وحشی اور عمرو

عیار وہاں آن موجود ہوئے، شہزادی لبنیٰ عمرو کو اور عمرو لبنیٰ کو دیکھ کر چونکے۔

"میری بہن تم یہاں۔ یہ کیا ہو رہا ہے —" عمرو نے جلدی سے اٹھ کر حیرت زدہ لہجے میں کہا اور شہزادی لبنیٰ کے قریب آ گیا اور شہزادی لبنیٰ نے مختصر طور پر تمام حالات بتلا دیئے۔

"اوہ — بہت خوب میری بہن۔ تم نے واقعی ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میری بہن اتنی بہادر بھی ہو سکتی ہے —" عمرو نے شہزادی لبنیٰ کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ بھائی جان — اب آپ آ گئے ہیں تو میں بے فکر ہو گئی ہوں۔ اس منحوس جادوگر کی جان اس وقت ہمارے ہاتھ میں ہے — اسے ہم نہایت آسانی سے مار سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے لئے سب سے خطرناک یہ مردہ شہزادی اور اس کا غلام توباش ہے، جب تک ہم ان دونوں کو ختم نہ کر لیں گے تب تک ہم یہاں سے نہیں نکل سکیں گے —" شہزادی لبنیٰ نے سرگوشیانہ لہجے میں عمرو کے کان میں کہا۔

"ہاں تم ٹھیک کہتی ہو، لاؤ، یہ کھوپڑی مجھے دیدو۔
عمرو نے ہاتھ بڑھا کر شہزادی لبنیٰ سے ناگاشا کی نیلی کھوپڑی لے لی، ٹھیک اسی وقت اچانک توباش بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ وہ کسی عقاب کی طرح اُڑتا ہوا عمرو عیار پر جھپٹا، اس سے پہلے کہ عمرو کچھ سمجھتا اُس نے عمرو کے ہاتھ سے کھوپڑی جھپٹی اور اُسے لے کر ایک لمحے میں وہاں سے غائب ہو گیا۔ ٹھیک اسی لمحے مُردہ شہزادی کی آنکھوں سے تیز روشنی نکلی اور عمرو اور شہزادی لبنیٰ اور مہ لقا کے جسموں سے ٹکرائی۔ ان تینوں کو زوردار جھٹکے لگے، وہ اُچھلے اور پھر انہیں یوں محسوس ہوا جیسے انہیں کسی بہت گہری اور اندھی کھائی میں دھکیل دیا گیا ہو۔ ان کے منہ سے ہولناک چیخیں نکلنے لگیں اور وہ انتہائی برق رفتاری سے نیچے گرتے چلے گئے۔ پھر ان کے حواس ساتھ چھوڑ گئے۔

عمرو کو جب ہوش آیا تو اُس نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پڑا تھا، کمرہ بڑے بڑے پتھروں کو جوڑ کر بنایا گیا تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے ایک دوسرے کے اوپر بہت سے پتھر چُن دیئے گئے ہوں۔ کمرے میں تیز شور کی آواز گونج رہی تھی جیسے کہیں نزدیک ہی آبشار گر رہی ہو، عمرو اُٹھ کر کمرے کو حیرت زدہ نظروں سے دیکھنے لگا۔ اس کے قریب ہی شہزادی لبنیٰ اور مہ لقا بے ہوش پڑی تھیں۔ عمرو پریشانی کے عالم میں سوچ رہا تھا کہ نہ جانے یہ کون سی جگہ ہے اور جوباٹا جادوگر نے اسے یہاں کیوں پھینکا ہے ___ وہ دیواروں میں لگے ہوئے ایک ایک پتھر کو چھُو چھُو کر دیکھ رہا تھا۔ کمرہ چاروں طرف سے

بند تھا اس میں دروازہ تو کجا ہوا کے لئے چھوٹا سا رخنہ
بھی موجود نہ تھا۔ یہ دیکھ کر عمرو کی پریشانی میں اضافہ
ہو گیا۔ اور غصے اور بے چارگی سے اُس پر جھلاہٹ
سوار ہو گئی۔ وہ پتھر پر ہاتھ اور ٹھوکریں مارنے لگا اچانک
اُس کا ہاتھ ایک اُبھرے ہوئے پتھر پر زور سے پڑا
تو ایک زوردار گڑگڑاہٹ کے ساتھ پتھر اپنی جگہ سے
کھسکتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر عمرو چونک پڑا۔ اس نے
جوش میں آ کر ایک مرتبہ پھر اس پتھر پر زور سے
ہاتھ مارا، اس بار پتھر پر ہاتھ پڑتے ہی دیوار اچانک
دو حصوں میں تقسیم ہو گئی، یہ دیکھ کر عمرو کی خوشی
کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ سمجھ گیا کہ ضرور یہ کوئی
خفیہ راستہ ہے۔ اس نے دوسری جانب جھانک کر
دیکھا۔ لیکن اسے کچھ دکھائی نہ دیا۔ دوسری جانب بھی
گھپ اندھیرا تھا۔ عمرو جلدی سے شہزادی لبنیٰ کے قریب آیا
اور اُسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر
کافی کوشش کے باوجود اسے ہوش نہ آیا تو وہ مہ لقا کی
طرف بڑھا مگر اُسے بھی ہوش میں نہ لا سکا تو عمرو
قدرے پریشان ہو گیا وہ کمزور سا آدمی تھا ایک کو
نہیں اٹھا سکتا تھا تو دونوں کو کیسے اُٹھاتا۔ اس لئے اس

نے کسی خیال کے تحت شہزادی لبنٰی اور مہ لقا کو اپنی زنبیل
میں ڈال لیا۔ اور زنبیل دوبارہ کندھے سے لٹکا کر
وہ اس کھلے ہوئے راستے میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک
طویل سُرنگ تھی، آبشار گرنے کا شور مسلسل آ رہا تھا۔
اور عمرو جوں جوں سرنگ میں آگے بڑھتا جا رہا تھا
شور کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

کافی دیر چلنے کے بعد عمرو سرنگ کے دہانے پر
آ گیا۔ مگر یہ دہانہ پہاڑ کے اندر تھا اور پہاڑ کے
اندر ہی بلندی سے پانی آبشار کی طرح نیچے نہ جانے
کہاں گر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر عمرو کے ماتھے پر شکنوں
کا جال سا پھیل گیا۔ وہ نہ آبشار میں چھلانگ لگانا
چاہتا تھا اور نہ ہی واپس اس کمرے میں جانا چاہتا
تھا۔ عمرو تذبذب کے عالم میں سوچ رہا تھا کہ اب
وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ چنانچہ وہ مایوس انداز
میں واپس پلٹا۔ اور واپس سرنگ کی طرف قدم
بڑھانا ہی تھا کہ اچانک ٹھٹھک کر رُک گیا۔

"عمرو اب تم اس سرنگ میں جانے کا خیال دل
سے نکال دو، وہاں جانے کا مطلب بھی موت ہو
گا، جو باٹا جادوگر نے اس کمرے کو آگ کے شعلوں

بسے دھکا دیا ہے۔ تم وہاں جاؤ گے تو ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ اگر تم جوباٹا جادوگر اور مردہ شہزادی کو مارنا چاہتے ہو تو ہمت سے کام لو اور اِس آبشار میں کود جاؤ ـــ" اس کے کانوں میں ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب ـــ کون ہو تم ـــ؟" عمرو نے گھبراہٹ زدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اپنا ہمدرد سمجھو عمرو ـــ میں تمہیں دھوکا نہیں دے رہا۔ تم اللہ کا نام لے کر اِس آبشار میں کود جاؤ، یہ آبشار تمہیں سُرخ دریا تک لے جائے گی۔ تم سُرخ دریا کی تہہ سے ناگ سیپ حاصل کرو اس کے بغیر تم مردہ شہزادی اور جوباٹا جادوگر کو ہلاک نہیں کر سکتے ـــ" آواز نے کہا۔

"ناگ سیپ کیا ہے ـــ؟" عمرو نے حیرت سے پوچھا۔

"ناگ سیپ سانپ کا ایک چھوٹا سا بچہ ہے ـــ یہ بیحد خوفناک اور زہریلا ناگ ہے ـــ یہ گہرے پانیوں میں موجود ایک خاص قسم کے سیپ میں رہتا ہے۔ اس سیپ کی شکل بھی تقریبًا ناگ سے ملتی جلتی

ہے تم اِس ناگ سیپ کو باہر لاؤ گے تو یہ چند ہی لمحوں میں بڑا ہو جائے گا اور تم سے اپنا سیپ مانگے گا ___ تم اس شرط پر اُسے سیپ دینے پر رضامند ہو جانا کہ وہ پہلے باہر کی دُنیا میں جا کر مردہ شہزادی اور اِس کے غلام کو نگل لے اور جو باما جادوگر کی ناگاشا کھوپڑی لا دے ___ جب تک تمہارے پاس سیپ رہے گی وہ تمہارا ہر حکم مانے گا۔ جب وہ تمہارا کام کر دے تو تم اُسے سیپ میں بند کر کے پانی میں پھینک دینا۔" آواز نے کہا۔

"اوہ ___ وہ تو سب ٹھیک ہے مگر میں اس سیپ ناگ تک پہنچوں گا کیسے ___؟" عمرو نے جلدی سے پوچھا۔

"اِس کے لیے تمہیں تھوڑی سی ہمت کرنا ہو گی۔ یہ آبشار جب تمہیں سُرخ دریا کے کنارے پر پہنچا دے گی تو تمہیں چند بدروحیں تنگ کرنے کی کوشش کریں گی ___ اگر تم نے اُنہیں کسی طرح ہلاک کر دیا تو سُرخ دریا کے قریب جا کر زور زور سے تین بار "سردار سنہری مچھلی باہر آؤ" کہنا فوراً ہی ایک سنہرے رنگ کی بڑی

سی مچھلی باہر آ جائے گی تم گھبرائے بغیر فوراً اس مچھلی کی دُم پکڑ لینا۔ وہ تمہیں لے کر پانی میں اُتر جائے گی۔ پانی میں اُترتے ہی تم پر کئی جادو کے حملے ہوں گے، مگر تم گھبرانا نہیں۔ جونہی تم پر کہیں سے کوئی جادو کا وار ہو تم فوراً آنکھیں بند کر لینا، اور دل ہی دل میں اسمِ اعظم کا ورد کرنا ـــ اس طرح کسی قسم کا کوئی جادو تم پر اثر انداز نہ ہو گا، سنہری مچھلی تمہیں ناگ دیوتا کے غار تک لے جائے گی۔ جہاں ناگ دیوتا کا خزانہ بھرا ہوا ہے، اسی خزانے میں وہ ناگ سیپ ہے۔ وہ تم اپنی مٹھی میں دباؤ گے تو ناگ سیپ کی بدولت، تم خود بخود سُرخ دریا سے باہر آ جاؤ گے ـــ" آواز نے کہا اور عمرو سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلانے لگا۔ خزانے کا سُن کر اُس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔

"مگر ـــ تم کون ہو، اور یہ سب باتیں تم مجھے کیوں بتا رہے ہو ـــ؟" عمرو نے کہا۔

"میں بوگاما کی روح ہوں، وہی بوگاما جنگلی بونا جسے دھوکے سے مردہ شہزادی نے گورشتال کی آگ سے جلا دیا تھا۔ میں اس مردہ شہزادی سے انتقام لینا چاہتی ہوں

اس لئے تمہیں مردہ شہزادی اور اس کے بھائی کو ہلاک کرنے کا راز بتا دیا ہے۔

"عمرو۔ اب باتوں میں وقت ضائع مت کرو۔ جوباٹا اور مردہ شہزادی سمجھ رہے ہیں کہ انہوں نے سُرنگ والے کمرے میں آگ پھینک کر تمہیں جلا کر راکھ کر دیا ہے، اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ تم زندہ ہو تو وہ بھوکے کتوں کی مانند تمہاری طرف دوڑ پڑیں گے —" جنگلی بونے سردار کی روح نے کہا۔

"لیکن میں کیا کروں، آبشار میں چھلانگ لگانے کے خیال سے میرا دِل بیٹھا جا رہا ہے —" عمرو نے خوفزدہ نگاہوں سے آبشار کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر اِسی طرح ڈرتے رہے تو مارے جاؤ گے جلدی کرو عمرو، جوباٹا جادوگر توباش کو سرنگ والے کمرے میں تصدیق کرنے کے لئے بھیج رہا ہے، اگر اس نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو پھر — اوہ — وہ آ رہا ہے — وہ آ رہا ہے —" بونے کی روح کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی اور اس سے پہلے کہ عمرو کچھ سمجھتا اس کی ٹانگوں سے اچانک کوئی سخت سی چیز پوری قوت سے ٹکرائی، عمرو کے حلق سے ایک زوردار چیخ

نکلی اور وہ کئی فٹ اُونچا اچھل گیا۔ اس نے سنبھلنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا اور دوسرے ہی لمحے وہ قلابازیاں کھاتا ہوا کھائی نما گہری آبشار میں گرتا چلا گیا۔ پھر وہ ایک زوردار چھپاکے کے ساتھ آبشار میں جا گرا، پانی میں گرتے ہی وہ ایک دو بار زور سے اُچھلا، پھر پانی کا تیز بہاؤ اسے پوری قوت سے اپنے ساتھ بہاتا لے گیا، عُمرو نے پانی میں تڑپتے ہوئے بُری طرح ہاتھ پاؤں مارے مگر پانی کا بہاؤ اس قدر تیز تھا کہ اُسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ مِلا۔ وہ کسی تنکے کی مانند پانی میں بار بار ڈوب اور اُبھر رہا تھا، کئی گھنٹوں تک پانی میں وہ لڑھکتا رہا پھر پانی کے ایک ریلے نے اچانک اِسے پوری قوت سے باہر کی جانب اُچھال دیا۔ اور عُمرو دھب سے خشکی پر آ گرا، وہ چند لمحے یونہی زمین پر پڑا گہرے گہرے سانس لیتا رہا۔ پھر وہ دھیرے دھیرے اٹھ کھڑا ہوا، خوف سے اب بھی اس کی آنکھیں پھٹ رہی تھیں، اِس نے مڑ کر آبشار کی جانب دیکھا تو وہاں نہ وہ پہاڑ تھا اور نہ آبشار بلکہ وہ ایک بہت بڑے دریا کے کنارے کھڑا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ

حیرت زدہ رہ گیا۔ دریا کا پانی خون کی مانند سرخ تھا۔
یوں معلوم ہوتا تھا جیسے یہ خون کا دریا ہو، عمرو
ابھی پریشانی کے عالم میں کھڑا سوچ رہا تھا کہ اچانک
اس سے کچھ فاصلے پر سے زمین پھٹی ہوئی اور وہاں
سے اچانک بھیانک شکلوں والے انسان نکلنے لگے، ان
انسانوں کے لمبے لمبے تیز دانت باہر نکلے ہوئے تھے اور
ان کے ناخن بیحد لمبے لمبے اور تلواروں کی طرح تیز نظر
آ رہے تھے، وہ زمین سے نکل کر اچانک چیختے
ہوتے عمرو کی جانب دوڑ پڑے۔ عمرو انہیں دیکھ کر
ایک لمحے کے لئے گھبرا گیا۔ پھر ذرا سنبھل کر اس نے
زنبیل سے طلسمی آئینہ نکال لیا۔ اس نے طلسمی آئینے
کا رُخ جونہی ایک بھیانک انسان کی جانب کیا۔ طلسمی
آئینے میں سے اچانک تیز روشنی نکل کر اُس پر پڑی
اور ایک زوردار دھماکا ہوا اور بھیانک انسان کا جسم
پھٹ کر لوتھڑوں میں تبدیل ہو گیا۔ خون اور گوشت
کے چھیتھڑے عمرو پر بھی پڑے، مگر عمرو نے پرواہ
نہ کی اور آئینے کا رُخ فوراً دوسرے بھیانک انسان
کی جانب کر دیا۔ ایک مرتبہ پھر دھماکا ہوا اور اس
بھیانک انسان کے ٹکڑے بھی ہر طرف پھیل گئے، پھر

تو جیسے اِن بھیانک انسانوں کی شامت آ گئی، ہر طرف انسانی گوشت اور خون کے لوتھڑے پھیلتے چلے گئے ___ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سارا میدان گوشت کے لوتھڑوں سے بھر گیا۔ یہ دیکھ کر عمرو کے لبوں پر فتحمندانہ مسکراہٹ ابھر آئی، ٹھیک اُسی لمحے اچانک اس کے پیروں سے کوئی چیز ٹکرائی اور اسے ایک زوردار جھٹکا لگا وہ اچھلا اور پھر اچانک وہ فضا میں اُلٹا لٹک گیا۔ طلسمی آئینہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا۔ عمرو الٹا لٹک کر بُری طرح سے ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ مگر وہ سیدھا ہونے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اسی وقت اچانک تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سُن کر عمرو نے سامنے نگاہ ڈالی تو خوف کی شدت سے جیسے اس کا دل دھڑکنا بھول گیا۔ اور اس کی آنکھیں پھیل کر کانوں سے جا لگیں، سامنے ایک قوی ہیکل اژدہا رینگتا ہوا اس کی جانب آ رہا تھا ___ اژدہے کے کھلے ہوئے مُنہ سے خوفناک پھنکاریں نکل رہی تھیں، عمرو ہوا میں بُری طرح سے ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ اس کا سارا جسم خوف سے لرز رہا تھا۔ موت رینگتی ہوئی اس کے قریب آتی جا رہی تھی، چند ہی

ہوں بعد اژدہا اس کے قریب پہنچ گیا۔ عمرو
کے ذہن میں اچانک کوندا سا لپکا۔ اس نے
تیزی سے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر شیشم موتی
نکالا اور اُسے پوری قوت سے اژدہے کی
جانب اُچھال دیا۔ شیشم موتی سیدھا اژدہے کے
کھلے منہ میں جا گرا۔ اژدہے کو ایک زوردار جھٹکا
لگا اور وہ اپنی جگہ رُک گیا۔ اس نے ایک
کریہہ ناک چیخ ماری، اور پھر اچانک اس کے
منہ سے آگ کے شعلے نکلنے لگے، وہ بُری طرح
سے چیختا ہوا لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ پھر اچانک
اس کے بدن میں نیلے رنگ کی آگ بھڑکی اور
سر سے دُم تک پھیلتی چلی گئی، عمرو کو اچانک ایک
زوردار جھٹکا لگا اور وہ سر کے بل زمین پر
آ گرا۔

اُسے بروقت شیشم موتی کا خیال آ گیا تھا،
یہ موتی آگ کا بنا ہوا تھا، اگر اس موتی
کو بڑی سے بڑی بلا کے منہ میں ڈال دیا
جائے تو موتی کی آگ ایک لمحے میں اس
بلا کو جلا کر راکھ کر دیتی تھی — عمرو کو

بس اچانک ہی اس کا خیال آ گیا تھا۔
عمرو زمین پر گرا ابھی اپنی ہڈیاں سہلا رہا تھا کہ فضا میں تیز پھڑپھڑاہٹ کی آواز اُبھری، عمرو نے گھبرا کر سر اٹھایا تو جیسے اس کی جان ہی نکل گئی، اس کے سر پر بڑے بڑے خونی گدھ پھڑپھڑا رہے تھے، اِس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اور اپنا بچاؤ کرتا اچانک ان گدھوں نے اِس پر حملہ بول دیا۔ اور اپنی تیز چونچوں اور پنجوں سے عمرو پر جھپٹ پڑے۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو توباش۔ میں نے خود انہیں تاریک کوٹھڑی میں پھینکا تھا اور فوراً ہی اُس میں آگ لگا دی تھی، اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ تینوں وہاں موجود نہیں ہیں — یہ کیسے ہو سکتا ہے —؟" جوباٹا جادوگر نے توباش کو گھورتے ہوئے کہا۔ مردہ شہزادی کی آنکھوں میں بھی حیرت تھی۔

"میں صحیح کہہ رہا ہوں، آقا — وہ تینوں واقعی وہاں نہیں ہیں۔ کمرہ بالکل خالی پڑا ہے۔ وہاں کم از کم ان کی جلی ہوئی راکھ تو ہونی چاہیئے تھی، مگر وہاں راکھ کا ایک ذرہ بھی موجود نہیں ہے۔" توباش نے مودّبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ ___ یہ کیسے ہو سکتا ہے ___ آخر وہ کہاں گئے ___ ؟" مردہ شہزادی کے منہ سے نکلا۔

"آقا، آبشار کی طرف جانے والی سرنگ کا راستہ بھی کھلا ہوا تھا۔ کہیں وہ تینوں اس راستے سے تو نہیں نکل گئے ___" توباش نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا۔ آبشار کی طرف جانے والا راستہ کھلا ہوا تھا۔ مگر یہ راستہ کس طرح سے کھل گیا ___" جوباٹا جادوگر اور مردہ شہزادی اس کی بات سن کر اچانک اچھل پڑے۔

"معلوم نہیں آقا۔ میں نے اس وقت خیال نہیں کیا اور انہیں وہاں موجود نہ پا کر فوراً آپ کو اطلاع دینے چلا آیا۔ آپ اگر حکم دیں تو میں وہاں جا کر تلاش کروں ___" توباش نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں جاؤ اور جہاں وہ نظر آئیں فوراً مار ڈالنا۔ اب وہ ہمارے لئے حد سے زیادہ خطرناک ہو گئے ہیں ___" مردہ شہزادی نے اسے دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کا حکم پا کر

توباش سر جھکا کر فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔ کافی دیر بعد لوٹا تو اس کا منہ لٹکا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے ــــ ملے وہ ــــ تینوں ــــ؟" جوباٹا جادوگر نے بے چینی سے پوچھا۔

"نہیں آقا۔ وہ کہیں نظر نہیں آئے، میں نے سرنگ اور پورے آبشار کے علاقے میں خوفناک آگ پھیلا دی ہے ــــ اب وہ جہاں بھی چھپے ہوں گے جل کر راکھ ہو جائیں گے ــــ" توباش نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــ ٹھیک ہے ــــ" جوباٹا جادوگر نے سر ہلاتے ہوئے اطمینان کا سانس لیا۔

"میرے خیال میں ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ابھی وہ تینوں مرے نہیں زندہ ہیں ــــ" مردہ شہزادی نے سوچتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے ــــ توباش نے ہر طرف آگ پھیلا دی ہے پھر وہ آگ سے کیسے بچ سکتے ہیں اور آگے ایک بہت خوفناک

اور گہری آبشار ہے۔ اگر وہ آبشار میں بھی گرے
تو یقیناً مر جائیں گے، پھر تمہیں کس بات کا
خطرہ ہے ـــــ" جوباٹا جادوگر نے مردہ شہزادی کو سمجھاتے
ہوئے کہا۔

"ایک لمحہ ٹھہرو میں ابھی معلوم کر کے آتی
ہوں ـــــ" مردہ شہزادی نے کہا اور فضا میں فوراً
تحلیل ہو گئی۔ اسے غائب ہوتے دیکھ کر
جوباٹا نے بُرا سا منہ بنایا جیسے اس کی
بیوقوفی پر اسے سخت غصہ آ رہا ہو۔

"میرے لئے کیا حکم ہے آقا ـــــ" توباش نے
اس کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ اور آتشی انسانوں سے کہو کہ وہ
دس آدمیوں کا خون نکال کر ہمیں پیش کریں۔
ہمیں خون کی طلب ہو رہی ہے، جاؤ جلدی
کرو ـــــ" جوباٹا جادوگر نے اسے دیکھ کر تحکمانہ لہجے
میں کہا اور توباش پر پھڑپھڑاتا ہوا غائب ہو
گیا۔ اُس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد اچانک بجلی
سی چمکی اور مُردہ شہزادی نمودار ہوئی۔

"خطرہ ـــــ جوباٹا خطرہ ـــــ؟" اس نے اچانک بُری

طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"کک۔ کیا مطلب۔ کیسا خطرہ۔؟" جوباٹا جادوگر
اس کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"عمرو سرخ دریا تک پہنچ گیا ہے۔ اس نے
بھیانک انسانوں اور طلسمی اژدہے کو بھی ختم کر
دیا ہے، جلدی کرو اسے ہلاک کر دو۔" مردہ
شہزادی نے اچانک چیختے ہوئے کہا اور جوباٹا جادوگر
بری طرح سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"مگر وہ سرخ دریا تک کیسے پہنچ گیا۔"
جوباٹا جادوگر نے حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑتے
ہوتے کہا۔

"میں خود بھی نہیں جانتی جلدی کرو۔" مردہ
شہزادی نے تیز لہجے میں کہا اور جوباٹا جادوگر پریشانی
کے عالم میں کمرے سے بھاگتا ہوا باہر نکل گیا۔
مردہ شہزادی نے بھی اس کی تقلید کی۔

عمرو نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر خود کو ان کی زد سے بچایا اور نہایت پھرتی سے کروٹ بدل کر ایک طرف ہو گیا۔ خونی گدھ زور زور سے چیختے ہوئے اس پر بار بار حملہ کر رہے تھے اور عمرو بمشکل خود کو ان کے حملوں سے بچا رہا تھا۔ اچانک ایک گدھ نے اس کے سر پر زور سے چونچ ماری تو عمرو کے سر سے پگڑی اتر کر نیچے گر پڑی۔ عمرو بری طرح سے بوکھلا گیا۔ اور وہ گھبراہٹ کے عالم میں الٹے قدموں پیچھے ہٹنے لگا۔ چونکہ وہ دریا کے کنارے کے بالکل قریب تھا اس لئے پیچھے ہٹتے ہی وہ شڑاپ سے دریا میں گر

پڑا۔ اُس کے گرنے سے پانی کے کچھ چھینٹے اس پر بیٹھنے والے گدھوں پر پڑے، اور پھر عمرو نے جو منظر دیکھا وہ اس کے لیے حیران کُن تھا۔ جن گدھوں پر چھینٹے پڑے تھے وہ چیختے چلاتے ہوئے دھب سے نیچے جا گرے اور اس بُری طرح سے تڑپنے لگے جیسے انہیں ذبح کیا جا رہا ہو، یہ دیکھ کر عمرو کا دل جوش سے بھر گیا اُس نے بجلی کی سی تیزی سے پانی کے چھینٹے گدھوں پر اُچھالنے شروع کر دیئے، اور گدھ بُری طرح سے چیختے ہوئے زمین پر گر کر تڑپنے لگے، جونہی آخری گدھ بھی زمین پر گرا ایک زوردار دھماکا ہوا اور وہاں تڑپتے ہوئے تمام گدھ شعلوں میں گھر گئے، اور دیکھتے ہی دیکھتے جل کر راکھ میں تبدیل ہو گئے اُسی وقت ایک تیز آواز گونجی۔

"اس بہرے طلسم کا راز ہی یہی تھا کہ اِن گدھوں پر سُرخ دریا کا پانی ڈال دیا جائے، عمرو اب تم سنہری مچھلی کو آواز دے سکتے ہو۔" گدھوں کے ہلاک ہوتے ہی عمرو کو سرحار

جنگلی بونے کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز سُن کر عمرو کی جان میں جان آئی کہ اب اُسے مزید کسی حملے کا خطرہ نہیں ہے۔ اس نے سکون کا سانس لیتے ہوئے دریا کی جانب رُخ کیا اور زور زور سے کہنے لگا۔

"سنہری مچھلی دریا سے باہر آؤ۔" اس نے تین بار یہی الفاظ دُہرائے تو دریا میں اچانک ہلچل سی پیدا ہو گئی۔ عمرو کی نظریں پانی پر جمی ہوئی تھیں چند لمحوں بعد اچانک دریا کی سطح پر ایک سنہری مچھلی نمودار ہوئی اور تیرتی ہوئی تیزی سے عمرو کی جانب بڑھنے لگی۔

"جلدی سے میری دُم پکڑ لو میں زیادہ دیر پانی سے باہر نہیں رہ سکتی ——" مچھلی کے منہ سے انسانی آواز نکلی اور عمرو نے آگے بڑھ کر جلدی سے مچھلی کی دُم پکڑ لی۔ اچانک اسے مردہ شہزادی اور جوباٹا جادوگر کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں۔ عمرو نے مڑ کر دیکھا تو اُسے مردہ شہزادی اور جوباٹا جادوگر بری طرح سے چیختے چلاتے ہوئے اپنی جانب اُڑتے دکھائی دیئے۔

وہ عمرو کے قریب پہنچنے والے تھے کہ اسی لمحے عمرو کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ پانی میں اُترتا چلا گیا سنہری مچھلی تیزی سے سُرخ پانی میں نیچے ہی نیچے اترتی جا رہی تھی حیرت کی بات تھی کہ عمرو کو سانس لینے میں ذرّہ بھر دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑ رہا تھا۔

"سامنے اس پہاڑی غار میں داخل ہو جاؤ۔ اس میں ناگ دیوتا کا خزانہ اور ناگ سیپ موجود ہے"۔ سنہری مچھلی کے رُکتے ہی عمرو کو جنگلی سردار بونے کی آواز سنائی دی۔ اور عمرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مچھلی کی دُم کو چھوڑ دیا اور تیرتا ہوا غار کے دھانے کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ غار کے دہانے سے کچھ دور تھا کہ اچانک اسے سامنے سے ایک بہت بڑا گھڑیال اپنی جانب بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ منہ کھولے نہایت تیزی سے عمرو کی جانب بڑھا چلا آ رہا تھا۔ عمرو کو فوراً بوگاما بونے کی روح کی بتائی ہوئی ہدایت یاد آ گئی اس نے جلدی سے آنکھیں بند کیں، اور اسم اعظم کا ورد کرنے لگا، اس نے چند لمحوں بعد آنکھیں کھولیں

تو اسے وہاں گھڑیال کا نام ونشان بھی نظر نہ آیا۔ یہ دیکھ کر اس کا چہرہ خوشی سے کھل اُٹھا۔ وہ ایک مرتبہ پھر آگے کی جانب بڑھنے لگا۔ کئی بار سمندری مخلوق نے اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی مگر وہ فوراً آنکھیں بند کر کے اسم اعظم کا ورد کرنا شروع کر دیتا۔

غار کے دہانے کے قریب پہنچ کر اُسے ایک بار پھر رُک جانا پڑا، کیونکہ غار کے دہانے پر ایک بہت بڑا مکڑی نما جانور موجود تھا اور اس نے موٹی موٹی رسیوں کی مانند جال سا تان رکھا تھا جس کی وجہ سے غار کا دہانہ مکمل طور پر بند ہو چکا تھا۔ اچانک جال سے چمٹے ہوئے مکڑے نے منہ کھولا اور اس کے منہ سے آگ کا ایک گولا نکلا اور تیزی سے عمرو کی طرف لپکا۔ عمرو فوراً نیچے ہو گیا۔ اور آگ کا گولا اس کے سر کے اُوپر سے ہوتا ہوا دور نکل گیا۔ پھر تو جیسے مکڑے کو غصہ آ گیا۔ اس کے منہ سے وقفے وقفے سے آگ کے گولے نکل نکل کر عمرو کے اردگرد سے گزرنے لگے ___ عمرو ان آگ کے گولوں کی زد سے

بمشکل خود کو بچا رہا تھا۔ وہ پریشانی کے عالم میں
تیزی سے نیچے غوطہ لگا کر تیرتا چلا گیا۔ کافی گہرائی
میں آ کر اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ نیچے زمین
بیحد چکنی تھی اور ہر طرف سمندری پودے اُگے ہوئے
تھے، عمرو کافی دیر تک ان پودوں کے درمیان تیرتا
رہا پھر اچانک اس کی نظر ایک پودے پر جم گئی،
وہ عجیب و غریب سُرخ رنگ کا پودا تھا۔ اس کی شکل
بالکل کسی آگ کے شُعلے سے ملتی جُلتی تھی، یوں معلوم
ہوتا تھا جیسے آگ کا شعلہ زمین سے اُگ آیا ہو،
عمرو چند لمحے غور سے اس پودے کو دیکھتا رہا پھر
اس نے کسی خیال کے تحت آگے بڑھ کر پودے کو
جڑ سے اکھاڑ لیا۔ جونہی پودا اس کے ہاتھ میں آیا۔ اس
میں سے اچانک سیاہ رنگ کا غلیظ سا مادہ بہنے
لگا، اس کی بُو اس قدر گندی تھی کہ عمرو کو الکائی
سی آنے لگی، اس نے جلدی سے وہ پودا پھینک دیا
مگر پودے کا غلیظ اور چکنا مادہ اس کے ہاتھوں سے
لگ چکا تھا۔ اس نے مادہ صاف کرنے کی بیحد
کوشش کی مگر نہ جانے وہ کیسا مادہ تھا کہ کوشش
کے باوجود صاف نہ ہو سکا۔ اور عمرو بڑے بُرے منہ

بناتا ہوا واپس اوپر کی جانب اٹھنے لگا۔ اور بے خیالی میں غار کے دہانے کے قریب آ گیا، اس کی نظر غار کے دہانے پر موجود مکڑے پر پڑی تو وہ گھبرا گیا اور جلدی سے دوسری جانب تیرنے ہی لگا تھا کہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مکڑا اسے دیکھ کر اچانک نہایت تیزی سے ایک طرف بھاگ گیا۔ عمرو پہلے تو حیران ہوا پھر اچانک اسے ہاتھ پیر لگے ہوئے غلیظ مادے کا خیال آیا۔ وہ سمجھ گیا کہ مکڑا اس غلیظ مادے کی بدبو کی وجہ سے بھاگ گیا ہے، اُس نے اس غیبی امداد پر دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر اُس نے زنبیل سے خنجر نکال کر غار کے دہانے پر موجود جال کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور تیزی سے غار میں تیرتا چلا گیا۔ غار شروع میں بیحد تنگ تھا۔ مگر وہ جوں جوں آگے بڑھتا گیا غار وسیع ہوتا چلا گیا۔ عمرو اس غار سے ہوتا ہوا پتھریلی چٹانوں سے بنے ہوئے ایک بہت بڑے کمرے میں آ گیا۔ اس کمرے میں پہنچ کر اس کی آنکھیں حیرت اور خوشی سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں، کمرے میں ہر

طرف خزانے کے بڑے بڑے ڈھیر لگے ہوئے تھے اس قدر خزانہ دیکھ کر عمرو اُچھلنے لگا۔ خزانے کے قریب موجود کئی سانپ عمرو کے ہاتھوں پر لگے مادے کی بدبو کی وجہ سے اس کے قریب آنے سے کترا رہے تھے اور عمرو اس بات کا فائدہ اٹھا کر جلدی جلدی خزانہ زنبیل میں منتقل کرنے لگا کئی گھنٹوں کی لگاتار محنت کے بعد آخر اُس نے غار میں موجود سارا خزانہ زنبیل میں ڈال دیا۔ اور غار کو ایسی نگاہوں سے دیکھنے لگا جیسے اس میں کوئی ایک آدھ ہیرا رہ نہ گیا ہو، پھر وہ خوشی خوشی واپس پلٹا۔ ناگ سیپ کے بارے میں وہ مطمئن تھا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ ناگ سیپ اِسی خزانے میں ہے اور اتنے بڑے خزانے سے ناگ سیپ نکالنا بہت مشکل تھا۔ اب جب کہ ناگ سیپ خزانے سمیت زنبیل میں جا چکا تھا اس لئے وہ اگر زنبیل کو حکم دیتا تو زنبیل خود بخود اسے ناگ سیپ نکال دیتی، یہی وجہ تھی کہ وہ اطمینان سے تیرتا ہوا غار سے باہر آ گیا۔ غار سے باہر آتے ہی اُسے جھٹکا لگا اور وہ سنہری مچھلی

سے بھی زیادہ تیزی سے خود بخود تیرنے لگا اور جلد ہی کنارے پر پہنچ گیا۔

دریا کا کنارا بالکل ویران تھا۔ وہاں نہ مردہ شہزادی تھی اور نہ ہی جوباٹا جادوگر —— عمرو یہ دیکھ کر مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ جوباٹا جادوگر اور مردہ شہزادی اپنی موت کے خوف سے بھاگ گئے ہیں. اُس نے مسکراتے ہوئے زنبیل کی جانب دیکھ کر کہا۔

"مجھے ناگ سیپ چاہیئے ——" ابھی اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ زنبیل سے ایک چھوٹی سی سنہرے رنگ کی ملبوتری سی نہایت خوبصورت سیپ اُچھل کر باہر آ گئی، اِس سیپ کی شکل واقعی کسی ناگ کے کٹے ہوتے پھن کی سی تھی. عمرو چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے ناخنوں کی مدد سے سیپ کو درمیان سے کھول دیا. اُس کے اندر ایک سنہری رنگ کا باریک سا سانپ تھا جو سیپ کھلتے ہی اچھل کر باہر آ گرا۔

"کیا بات ہے تم نے مجھے سیپ سے باہر کیوں نکالا ہے — مجھے میری سیپ واپس دے دو ورنہ میں تمہیں مار دوں گا ——" اس سانپ نے باریک

سی آواز میں چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔
"نہیں میں جانتا ہوں۔ جب تک تمہاری سیپ میرے قبضے میں ہے تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر تم زیادہ دیر سیپ سے باہر رہے تو تم مر سکتے ہو۔" عمرو نے جلدی سے کہا۔
"اوہ ــ لیکن تم کیا چاہتے ہو ــ؟" سنہری ناگ نے بے چینی سے پوچھا۔
"تم فوراً جا کر توباش اور اس کی مالکہ مُردہ شہزادی کو ختم کر دو اور جوباٹا جادوگر کی ناگاشی کھوپڑی مجھے لا دو، تب میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ نہ صرف تمہیں تمہاری سیپ واپس کر دوں گا بلکہ میں تمہیں سیپ سمیت دوبارہ دریا میں ڈال دوں گا ــ" عمرو نے جواب دیا۔
"تم سچ کہہ رہے ہو، کیا واقعی تم مجھے سیپ واپس کر کے مجھے دریا میں دوبارہ ڈال دو گے ــ" سانپ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا۔
"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں ــ" عمرو عیار نے اعتماد

بھرے لہجے میں کہا۔

"سمجھ لو تمہارا کام ہو گیا۔ تم میرے پیچھے آ جاؤ۔
سانپ نے کہا اور پھر اسی وقت اس کا جسم
بڑھنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے بال جیسے باریک سانپ
نے ایک دیو ہیکل اور خوفناک اژدہے کا رُوپ
دھار لیا۔ اتنے بڑے اور خوفناک اژدہے کو دیکھ
کر ایک لمحے کے لئے عُمرو بھی گھبرا گیا۔ اژدہے نے
پھن اوپر کی جانب اٹھایا اور پوری قوت سے سانس
اندر کی جانب کھینچنے لگا۔ اچانک عُمرو نے مُردہ
شہزادی اور توباش کی خوفناک چیخیں سنیں۔ جیسے جیسے
اژدہا سانس کھینچتا جا رہا تھا ان کی چیخوں کی شدت
میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور ان کی چیخیں قریب
آتی جا رہی تھیں۔ پھر چند لمحوں بعد عُمرو نے ایک
منظر دیکھا۔ مردہ شہزادی اور اس کا غلام توباش بھاگنے
کی ناکام کوشش کر رہے تھے مگر وہ ناگ کی
سانس سے بُری طرح اس کی جانب کھنچے چلے
آ رہے تھے، وہ چیختے چلاتے ہوئے بُری طرح
ہاتھ پاؤں مار رہے تھے، اور پھر وہ اژدہے کے
مُنہ کے قریب پہنچ گئے، ناگاشی کھوپڑی بھی اُڑتی

ہوئی اژدہے کی جانب آ رہی تھی۔ اسی وقت اژدہے نے ایک زوردار پھنکار ماری اور جھپٹ کر مردہ شہزادی اور اس کے غلام توباش کو اپنے منہ میں دبا لیا۔ مردہ شہزادی اور اس کے غلام توباش کی دلخراش چیخوں سے پوری فضا جھنجھنا اٹھی، اور دیکھتے ہی دیکھتے اژدہے نے ان دونوں کو سالم نگل لیا۔ ناگاشی کھوپڑی بھی اڑتی ہوئی سیدھی اژدہے کے منہ میں چلی گئی۔ مگر اژدہے نے ہلکی سی پھونک مار کر کھوپڑی عمرو کے قدموں میں گرا دی۔ جسے عمرو نے فوراً اٹھا لیا۔

"لو تمہارا کام ہو گیا ـــ اب میری سیپ واپس کر دو اور وعدے کے مطابق مجھے سیپ سمیت دریا میں ڈال دو ـــ" اژدہے نے عمرو کی جانب دیکھتے ہوئے انسانی زبان میں کہا اور عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے سیپ جلدی سے زمین پر رکھ دی، اسی وقت اژدہا سکڑنے لگا اور پھر وہ دیکھتے ہی دیکھتے اپنی اصلی حالت میں آ گیا اور فوراً سیپ میں بیٹھ گیا۔ عمرو نے سیپ بند کی اور اسے دریا کی جانب اچھال دیا۔

ٹھیک اُسی وقت اچانک بجلی سی چمکی
جوباٹا جادوگر نہایت غضبناک انداز میں چیختا
ہوا نمودار ہوا، اُس کے دونوں ہاتھوں میں
تلواریں تھیں۔

"عمرو جلدی کرو ناگاشی کھوپڑی کے ٹکڑے ٹکڑے
دو ۔۔" اچانک جنگلی سردار بونے کی چیخ سُن کر
چونک پڑا، جوباٹا جادوگر غصے سے تلواریں لہراتا
عمرو کی جانب بڑھا آ رہا تھا۔

"میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا عمرو۔ تم نے
پیاری بہن کو اژدہے کے آگے ڈال دیا۔
تمہیں بھی ہلاک کروں گا ۔۔" وہ غصے سے دا
چمکاتا ہوا عمرو کی جانب بڑھنے لگا۔ مگر اس
پہلے کہ وہ عمرو کے قریب آتا عمرو نے
سے کھوپڑی کو قریب پڑے ایک بڑے
پر پوری قوت سے مار دیا۔ یہ دیکھ کر جو
جادوگر بُری طرح سے چونک پڑا۔

"ارے ۔ ارے ۔ میری کھوپڑی ۔ ناگاشی کی
تمہارے پاس کہاں سے آ گئی، اوہ اوہ اسے
توڑو ۔۔" وہ بُری طرح سے چلایا۔ مگر اس و

ب عمرو کھوپڑی پتھر سے ٹکرا چکا تھا، اُسی وقت
پڑی ایک دھماکے سے پھٹ گئی، کھوپڑی کا پھٹنا
تھا کہ جوباٹا جادوگر کے حلق سے ایک دلدوز چیخ
کلی اور وہ کٹے ہوئے شہتیر کی مانند زمین پر
پڑا اور اس کا سارا جسم اکڑ اکڑ کر بری طرح
تڑخنے لگا۔ پھر اچانک اس کے جسم میں آگ
ک اٹھی، اور آگ نے دیکھتے ہی دیکھتے اُسے
کر راکھ بنا دیا۔ عمرو نے خوشی کا ایک بھرپور
ہ لگایا اور بے ساختہ ناچنے لگا۔ ایک تو اُسے
بڑا خزانہ مل گیا تھا دوسرے اس نے اپنی
ری بہن شہزادی لبنیٰ اور نجومی کی بیٹی مرلتھا کو
ظالموں کے ہاتھوں مرنے سے بچا لیا تھا۔ اس
ری خوشی میں عمرو دیوانوں کی طرح ناچنے لگا۔

ختم شد

عمرو عیار کا انتہائی خوفناک اور حیرت انگیز کارنامہ

# عمرو اور طلسم ہوشربا کا خزانہ

مصنف : ظہیر احمد

○ طلسم شارالا ۔ ایک ایسا طلسم نگر جس کی فضاؤں میں پجاری روحوں کی حکمرانی تھی اور چپہ چپہ پر طلسماتی قوتیں موجود تھیں جہاں کسی عیار کا داخل ہونا ناممکن تھا۔

○ طلسم ہوشربا کا شاہی خزانہ طلسم شارالا منتقل کر دیا گیا۔ مگر عمرو عیار کو جیسے ہی معلوم ہوا، وہ خزانہ حاصل کرنے کے لئے بے چین ہو گیا۔

○ سفید موتی ــــ جسے حاصل کئے بغیر عمرو عیار شاہی خزانہ حاصل نہ کر سکتا تھا ــــ بونوں کے شہزادے نے چرا لی ــــ کیا وہ بھی شاہی خزانہ حاصل کرنا چاہتا تھا ؟

○ ماسون بونا ــــ جس نے عمرو کو زندہ جلا دیا اور شہزادی اسامہ ــ جس نے ماسون بونے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ــــ کیا واقعی ــ

ــ عمرو عیار کی انتہائی حیرت انگیز، طلسماتی
اور ناقابلِ فراموش کہانی ــ

اپنے قریبی بکسٹال سے آج ہی طلب فرمائیں

## یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان